فارسی قواعد و انشا

از

مولانا اختر حسین فیضی مصباحی
استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور





ناشر

مجلس برکات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور اعظم گڑھ، یوپی (انڈیا)

پن کوڈ ۲۷۶۴۰۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فارسی قواعد و انشا

اس کتاب میں فارسی کے بنیادی قواعد بتاتے ہوئے فارسی سے اردو، اور اردو سے فارسی بنانے کے لیے تمرینات دی گئی ہیں۔ آخر میں ہر تمرین سے متعلق مشکل الفاظ کی ایک فرہنگ بھی شامل ہے

از

مولانا اختر حسین فیضی مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

باہتمام

مجلس برکات۔ جامعہ اشرفیہ۔ مبارک پور

ضلع اعظم گڑھ۔ یوپی۔ پن کوڈ ۲۷۶۴۰۴

بار سوم ——— ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

پیش لفظ

۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۵ء میں حضرت مولانا محمد عبد المبین نعمانی مدر
دار العلوم قادریہ چریا کوٹ مئو کی تحریک پر یہ کتاب دار العلوم قادریہ کے زمان
تدریس میں لکھی گئی۔ حضرت نعمانی صاحب اور مولانا سیف الدین گھوسوی کی
تصحیح کے بعد کتابت بھی جلد ہی ہوگئی۔ اس کے بعد اشاعت کی طرف سے توجہ
ہٹ گئی۔ ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳ء میں استاذی الکریم حضرت علامہ محمد احمد مصباحی شیخ
الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور نے اسے مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے
سلسلۂ اشاعت میں شامل کرلیا۔ اور از راہ کرم اس پر نظر اصلاح ڈال کر کچھ
حذف واضافہ کی ہدایت فرمائی۔ ناچیز نے اس پر عمل کیا جس کی موجودہ صورت
آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

زیر نظر کتاب ''فارسی قواعد وانشاء'' مدارس کے ابتدائی طلبہ کے لیے تیار کی گئی
ہے۔ اس کی ترتیب میں بچوں کی عمر اور استعداد کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے کہ بچے
استاذ کی معمولی رہنمائی سے ترجمہ نگاری پر دسترس حاصل کر سکیں۔ اور اس بات کی
بھی رعایت ملحوظ ہے کہ یہ کوشش خود آموز حضرات کے لیے ایک خاموش آموزگار
بھی بن سکے۔ جس کی تیاری میں فارسی کی جدید وقدیم کتابوں سے استفادہ کیا

گیا ہے۔ اور طلبہ کی لیاقت کے اعتبار سے آسان جملے اور عبارتیں ترجمہ کے لیے دی گئی ہیں۔ پہلے قواعد بیان کیے گئے ہیں، پھر ان قواعد سے متعلق تمرینات اور مشقیں دی گئی ہیں۔ تاکہ بچے قواعد کی روشنی میں بحسن وخوبی فارسی کو اردو اور اردو کو فارسی زبان میں منتقل کر سکیں۔ اس کے بعد دروس انشا کے تحت آزاد انشا کے طور پر عبارتیں دی گئی ہیں۔ اور کتاب کے آخر میں مشکل الفاظ کی فرہنگ بھی شامل ہے تاکہ اس کی مدد سے ترجمہ نگاری میں سہولت پیدا ہو جائے۔ ان خصوصیات کے ساتھ امید ہے کہ یہ مجموعہ اہل علم کی پذیرائی حاصل کرے گا۔ اور ان کی بارگاہ سے یہ بھی امید ہے کہ کتاب کی خامیوں کی نشاندہی بھی فرمائیں گے۔ تاکہ اگلی اشاعت میں تدارک کیا جا سکے۔ دعا ہے مولاے کریم اسے شرف قبول سے نوازے، طلبہ کی رہنمائی کا سبب بنائے، میرے لیے میرے اساتذہ کے لیے اور میرے والدین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوۃ و اکرم التسلیم۔

اختر حسین فیضی مصباحی
جہانا گنج اعظم گڑھ
استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ
۲۳ نومبر ۲۰۰۳ء، اتوار

درس ۱ لفظ

ہم ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں، بات کرنے میں جو آواز مُنہ سے نکلتی ہے اسے لفظ کہتے ہیں۔ جیسے وہ، یہ، قلم، دوات۔ اب یہ بھی جان لینا چاہیے کہ لفظ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جس کا کچھ معنی ہو، اور ایک وہ جس کا کچھ معنی نہ ہو، جیسے کتاب، وتاب، روٹی، ووٹی، قلم، ولم۔ ان مثالوں میں کتاب، روٹی، اور قلم معنی دار لفظ ہیں۔ وتاب، ووٹی، اور ولم معنی دار نہیں۔ اس طرح دونوں کے الگ الگ نام بھی ہیں جس لفظ کا کوئی معنی ہو اس کو موضوع کہتے ہیں۔ اور جس کا کچھ معنی نہ ہو اس کو مہمل کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں کتاب، روٹی، اور قلم "موضوع" ہیں۔ وتاب، ووٹی اور ولم "مہمل" ہیں۔

آسانی کے لیے دونوں کی الگ الگ تعریفیں بھی لکھ دی جاتی ہیں۔

موضوع: ایسا لفظ ہے جس سے کوئی معنی سمجھ میں آئے۔ اسے "کلمہ" بھی کہتے ہیں، جیسے فارسی میں خامہ، رفتن۔

مہمل: ایسا لفظ ہے جس سے کوئی معنی سمجھ میں نہ آئے، جیسے فارسی میں گرگر، مم مم، مسوگی۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اِسم، فعل، حرف۔

اسم: وہ کلمہ ہے جس سے کسی شخص یا جگہ یا اور کسی چیز کا نام معلوم ہو،

جیسے مکّہ، مدینہ، اعظم گڑھ، کتاب، قلم، کرسی، حامد، محمود۔

فعل: وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے، اور اس میں زمانہ بھی پایا جائے، جیسے خالد نے پڑھا، وسیم لکھتا ہے۔

حرف: وہ کلمہ ہے جو خود سے اپنا کوئی خاص معنی نہ بتائے بلکہ دوسرے کلمہ کے ملانے کے بعد بتائے، جیسے دَر (میں) بَر (پر) را (کو، کے لیے)

درس ۲ اسم کی قسمیں

اشتقاق یعنی بناوٹ کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ جَامِد، مَصْدَر، مُشتق۔

جامد: وہ اسم ہے جو نہ خود کسی کلمہ سے بنا ہو، اور نہ ہی اس سے کوئی کلمہ بنے جیسے اسپ (گھوڑا) مرد (آدمی) گل (پھول)

اسم جامد کی دو قسمیں ہیں۔ معرفہ، نکرہ

مَعرفہ: وہ ہے جس سے کوئی معین چیز معلوم ہو۔ جیسے احمد، محمود، مکہ، مدینہ، بغداد، یہ کتاب، وہ قلم۔

نکرہ: وہ ہے جس سے کوئی معین چیز معلوم نہ ہو جیسے قلمے (کوئی قلم) کتابے (ایک کتاب) مردے (ایک مرد، کوئی مرد، مرد) گوسفند (بکری) ماکیان (مرغی) مرد (آدمی)

مَصْدر: وہ اسم ہے جو کسی چیز کے ہونے یا کرنے کو بتائے اور اس میں کوئی خاص زمانہ نہ ہو۔ مصدر سے اسم وفعل بھی نکلتے ہیں، فارسی میں مصدر کے

آخر میں ''دَن'' یا ''تَن'' ہوتا ہے۔ اور اگر اس کا اردو ترجمہ کیا جائے تو آخر میں ''نا'' آتا ہے۔

مصدر کی چند قسمیں ہیں۔ یہاں صرف دو قسمیں لکھی جارہی ہیں۔ اول مصدر اصلی۔ دوم مصدر جعلی۔

مصدر اصلی: وہ ہے جس کو اہل زبان نے بنایا ہو۔ جیسے گفتن، رفتن

مصدر جعلی: وہ ہے کہ کسی دوسری زبان کے لفظ پر ''دَن'' یا ''تَن'' لگا کر بنالیا جائے، جیسے فہمیدن ''جوفہم'' اور ''یدن'' سے مرکب ہے۔ طلبیدن ''جو طلب'' اور ''یدن'' سے مرکب ہے۔ فہم اور طلب یہ دونوں عربی الفاظ ہیں۔

اور اشتقاق کے اعتبار سے مصدر کی دو قسمیں ہیں۔ مُتَصَرِّفْ، مُقْتَضِبْ۔

مُتَصَرِّفْ: وہ مصدر ہے جس سے تمام افعال بنیں جیسے بوسیدن پَروردن۔

مُقْتَضِبْ: وہ مصدر ہے جس سے تمام افعال نہ بنیں جیسے آختن، زادن کہ ان سے مضارع نہیں آتا۔

طریقِ تعدیہ: مصدر لازم کو متعدی بنانا ہو تو مصدر لازم کے امر حاضر معروف کے آخری حرف پر ''زبر'' دے کر آخر میں ''انیدن'' زیادہ کردیتے ہیں۔ جیسے ترسیدن سے امر حاضر معروف ''ترس'' ہوا۔ ترس کے آخری حرف ''س'' پر زبر دے کر ''انیدن'' بڑھا دیا گیا تو ''ترسانیدن'' ہوگیا۔ یہ ہوا طریق تعدیہ۔ اور اس کا ترجمہ ہوگا ''ڈرانا'' ایسے ہی افروختن (روشن کرنا) سے ''افروز انیدن'' (روشن کروانا) سُوختن (جلنا، جلانا) سے ''سوزانیدن'' (جلوانا)

خندیدن (ہنسنا) سے خندانیدن (ہنسانا) وغیرہ۔

مُفرد: وہ اکیلا لفظ ہے جسے کسی لفظ کے ساتھ ملایا نہ گیا ہو جیسے محمود، علی، پذیرفت، خورد۔

درس ۳ مرکب

مرکب: ایسے دو یا دو سے زیادہ کلموں کا مجموعہ جن کو ایک مخصوص قاعدے کے ساتھ آپس میں ملا دیا جائے اور ان کی آپس میں مناسبت بھی پائی جائے جیسے قلم محمود (محمود کا قلم) آبِ شیریں (میٹھا پانی) کتاب احمد پیش حامد است، (احمد کی کتاب حامد کے سامنے ہے) یہ تینوں فقرے مرکب ہیں۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ مرکبِ ناقص، مرکب تام

مرکب ناقص: اس مرکب کو کہتے ہیں کہ الفاظ کی ترکیب کے باوجود اس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے جیسے اسپ حامد (حامد کا گھوڑا) اسپِ لاغر (کمزور گھوڑا) اس کو مرکبِ غیر مفید بھی کہتے ہیں۔

مرکبِ ناقص (مرکب غیر مفید) کی مشہور دو قسمیں ہیں، اضافی، توصیفی۔

مرکب اضافی: اس مرکب کو کہتے ہیں جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے جیسے مداد سلیم (سلیم کی پنسل)

مضاف: جس اسم کا لگاؤ دوسرے اسم سے ظاہر کیا جائے اسے ''مضاف'' کہتے ہیں۔

مضاف الیہ: جس سے کسی دوسرے کا لگاؤ ظاہر کیا جائے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔ مداد سلیم میں "مداد" مضاف اور "سلیم" مضاف الیہ ہے۔ کیوں کہ مداد کی نسبت سلیم کی طرف کی گئی ہے۔

فارسی میں اکثر مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ اور اردو میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں لکھا جاتا ہے۔

اضافت کی علامت اردو میں کا، کے، کی، را، رے، ری، نا، نے، نی، ہے فارسی میں اکثر کسرہ، ہمزہ اور یائے مجہول (ے) آتی ہے جیسے نانِ گندم (گیہوں کی روٹی) بندۂ خدا (خدا کا بندہ) کتابِ من (میری کتاب) دستِ خود (اپنا ہاتھ) خدائے جہاں (دنیا کا خدا)

اگر مضاف کے آخر میں الف ممدودہ یا واو ہو تو کسرہ (زیر) کے بدلے (ے) بڑھاتے ہیں۔ جیسے پائے سگ، بوئے گل۔

اگر مضاف کے آخر میں ہائے مختفی یا یائے مقصورہ ہو تو کسرہ کے بدلے ایک ہمزہ بڑھاتے ہیں۔ اور اس کو "ی" کی طرح تلفظ کرتے ہیں۔ جیسے آشیانۂ مرغ۔ معنیٔ لفظ۔

اگر مضاف کے آخر میں واو اصلی ہو تو کسرہ کو باقی رکھتے ہیں۔ جیسے سروِ باغ۔

اگر مضاف کے آخر میں یائے اصلی ہو تو اضافت کی حالت میں اسے مشدد پڑھتے ہیں۔ جیسے بازیِّ چرخ۔ مردیِّ مرد۔

اردو میں ترجمہ کرو:

گربہ خالد * پائے کلیم * خوے دوست * شترِ عامر * شیر گاؤ * مسطرِ زاہد * دختر سلمہ * زوجۂ سالم * عندلیب ہمشیر * خوشۂ انگور * شجر انبہ * دو چرخۂ وسیم * اِطاقِ من * کاسۂ تو * دہانِ خود۔

فارسی بناؤ:

رئیس کا چشمہ * فجر کی نماز * ریحانہ کی انگلی * گھوڑے کی زبان * گیہوں کی روٹی * مدرسہ کا دروازہ * بکری کا پیر * بھینس کی ناک * شوکت کا لفافہ * کتاب کا پارسل * خالد کا منی آرڈر * تیرا گلاس * اپنا پیر * مسعود کا پاسپورٹ۔

درس ۴ مرکب توصیفی

مرکب توصیفی: جو صفت اور موصوف سے مل کر بنے جیسے جامۂ سپید، آبِ شیریں۔

صفت: وہ لفظ ہے جس سے کسی کی اچھائی، برائی یا کیفیت بیان کی جائے۔

موصوف: وہ اسم ہے جس کی صفت بیان کی جائے، جیسے جامۂ سپید میں "جامہ" موصوف اور "سپید" صفت ہے۔ فارسی میں اکثر موصوف پہلے اور صفت بعد میں ہوتی ہے۔ اردو میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے۔

وصفیّت کی علامت: کسرہ، یائے مجہول، ہمزۂ مکسور۔

صفت عموماً موصوف کے بعد آتی ہے۔ اور اس صورت میں موصوف کے

آخر میں زیر (کسرہ) لاتے ہیں۔ جیسے آسمان کبود (نیلگوں آسمان) قصر بلند (اونچا محل)

اگر موصوف کے آخر میں واو یا الف ہو تو اس پر (ے) بڑھا دیتے ہیں۔

جیسے روے زیبا، خداے بزرگ۔

کبھی کبھی صفت موصوف سے پہلے آتی ہے۔ ایسی صورت میں زیر (کسرہ) کی ضرورت نہیں رہتی۔ جیسے بزرگ خدا۔

اردو میں ترجمہ کرو:

مداد کوتاہ ٭ جانور وحشی ٭ سگ سیاہ ٭ انبۂ ترش ٭ کارد کُند ٭ مرد دلیر ٭ سبوے کہنہ ٭ میناے منقش ٭ چشمۂ صافی ٭ خامۂ نو ٭ سخنِ تلخ۔

فارسی بناؤ:

بڑی بہن ٭ بوڑھا باپ ٭ ٹھنڈا پانی ٭ چالاک لڑکا ٭ خوبصورت عورت ٭ تیز چاقو ٭ نوعمر لڑکی ٭ چوڑا کمرہ ٭ لنگڑا آدمی ٭ بھاری بوجھ ٭ اندھی عورت ٭ عقلمند مہمان۔

درس ۵ واحد۔ جمع

واحد: جس کلمہ سے کوئی ایک چیز سمجھی جائے، اسے واحد کہتے ہیں۔ جیسے پسر، چشم، اسپ، مدرسہ، وغیرہ

جمع: جس کلمہ سے ایک قسم کی کئی چیزیں سمجھی جائیں، اسے جمع کہتے ہیں۔ جیسے پسران، چشمہا، اسپہا، مدارس۔

تنبیہ: جاندار کی جمع کے لیے آخر میں عموماً الف نون" بڑھا دیتے ہیں۔
اور غیر جاندار کے لیے "ہا" بڑھاتے ہیں۔ جیسے مردم، مردماں۔ پسر، پسران۔
زن، زنان۔ چشم، چشمہا۔ کتاب، کتابہا۔ جامہ، جامہا۔
لیکن کبھی اس کے خلاف بھی ہوتا ہے، جیسے چشم سے چشمان۔ اسپ سے
اسپہا۔ اور جب اسم کے آخر میں "ہ" ہو تو کبھی ہ کو، گان سے بدل دیتے ہیں۔
جیسے بندہ سے بندگان، اور خواجہ سے خواجگان۔

اردو میں ترجمہ کرو:

چشمانِ سرخ ❋ ارکانِ اسلام ❋ لانۂ مرغ ❋ کتابِ کہنہ ❋ برگہاے درخت
❋ انبۂ شیریں ❋ جانورانِ وحشی ❋ چوبِ خشک ❋ مدادہاے حامد ❋ قلمہاے قشنگ ❋

فارسی بناؤ:

سبز رومال ❋ روٹی کے ٹکڑے ❋ کتاب کا ورق ❋ درخت کے پتے ❋ مدرسہ
کی گھنٹی ❋ بلبل کے گھونسلے ❋ میٹھا میوہ ❋ پالتو مرغی ❋ کھٹے لیموں ❋ لمبی چونچ ❋

درس ٦ اسم اشارہ، مشارٌ الیہ

اسم اشارہ: وہ کلمہ ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔
مشارٌ الیہ: وہ کلمہ ہے جس کی طرف اِشارہ کیا جائے، جیسے ایں کتاب،
آں صندلی، ان دونوں فقروں میں "ایں" اور "آں" اسم اشارہ ہیں۔
"کتاب" اور "صندلی" مشارالیہ۔

واحد	معنی	جمع	معنی	
ایں	یہ	ایناں اینہا	یہ لوگ یہ چیزیں	اشارۂ قریب کے لیے
آں	وہ	آناں آنہا	وہ لوگ وہ چیزیں	اشارۂ بعید کی لیے

اسم اشارہ پر جب "ب" داخل ہو تو "الف" "دال" سے بدل جاتا ہے۔
جیسے بایں سے بدیں، بآں سے بداں۔

اسم اشارہ کے بعد جب مشارالیہ مذکور ہو تو اسم اشارہ ہمیشہ واحد استعمال ہوگا۔ اور اگر مشارالیہ کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ تو اسم اشارہ مشارٌ الیہ کے موافق ہوگا۔

اردو میں ترجمہ کرو:

ایں خامۂ محمود۔ آں طفلان جاپان۔ آں پسر نیک۔ آں دختران ِنمازی۔ ایں کاسۂ لبریز۔ ایں کاسہ ہاے زناں۔ آں کتاب نو۔ آں شاگردانِ مدرسہ۔ ایں عینک سلیم۔ آں عینکہاے نو۔

فارسی بناؤ:

یہ اسلم کی گھڑی۔ یہ محمود کی کاپیاں۔ وہ چھوٹا پرندہ۔ وہ بڑے کمرے۔ یہ اسلامی مدرسہ۔ یہ مدرسوں کے دستور۔ وہ سائیکل کی قیمت۔ یہ سونے کی انگوٹھیاں۔ یہ قیمتی گھڑی۔ وہ چمکتا ستارہ۔

تمرین

(۱) مضاف، مضاف الیہ کے دس فقرے ایسے لکھو جن میں واحد اور جمع کا استعمال ہو۔

(۲) دس فقرے ایسے لکھو جن میں مشارٌ الیہ مرکب اضافی ہو۔

(۳) دس فقرے ایسے لکھو جن میں مشارٌ الیہ مرکب توصیفی ہو۔

درس ۷ مرکب تام

مرکبِ تام: الفاظ کی اس ترتیب کو کہتے ہیں جس سے پوری بات معلوم ہو جائے۔ اس مرکب کو ''مرکب مفید'' اور جملہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے احمد عالم است، ساجد آمدہ است۔

جملہ کے تین ارکان ہوتے ہیں۔ (۱) مُسند الیہ (۲) مُسند (۳) رابطہ، جیسے ساجد نیک است (ساجد نیک ہے) اس جملہ میں ''ساجد'' مُسند الیہ ''نیک'' مسند اور ''است'' رابطہ ہے۔

عقیل دانشمند است (عقیل عالم ہے) اس مثال میں '' عقیل'' مسند الیہ، ''دانشمند'' مُسند اور ''است'' رابطہ ہے۔ سالم می خواند (سالم پڑھتا ہے) اس مثال میں ''سالم'' مسند الیہ ''می خواند مُسند، سالم اور می خواند کے درمیان جو تعلق ہے وہ رابطہ ہے۔

اب آسانی کے لیے مُسند الیہ، مُسند اور رابطہ کی تعریفیں بھی دیکھ لیں۔

مُسند الیہ: وہ کلمہ ہے جس کی طرف کسی چیز کی نسبت کی جائے۔
مُسند: وہ کلمہ ہے جس کی نسبت کسی چیز کی طرف کی جائے۔
رابطہ: وہ کلمہ ہے جو مسند الیہ اور مسند کے درمیان تعلق پیدا کرنے کے لیے آتا ہے۔

جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔ جیسے گل سرخ است (پھول سرخ ہے) درخت سبز است (درخت ہرا ہے) ہمہ مردماں عالم اند (سارے لوگ عالم ہیں)

جملہ خبریہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ اسمیہ، فعلیہ

جملہ اسمیہ: جو دو اسموں اور حرف ربط سے مل کر بنے، جیسے ظہیر قاری است۔ (ظہیر قاری ہے)

جملہ فعلیہ: جو فعل اور فاعل یا فعل فاعل اور مفعول سے مل کر بنے جیسے خالد رفت (خالد گیا) خورشید کتاب را خواند (خورشید نے کتاب پڑھی)

جملہ انشائیہ: وہ اسم ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے، جیسے بگو (کہہ) برو (جا) اے خالد، چیست (کیا ہے؟) کدام است (کون ہے؟)

جملہ اسمیہ میں مسند الیہ کو "مبتدا" اور مسند کو "خبر" کہتے ہیں۔ اور جملہ فعلیہ میں مسند الیہ کو "فاعل" اور مسند کو فعل کہتے ہیں۔

اردو میں ترجمہ کرو:

خالد بیدار است ٭ نوشادر نجور است ٭ طاؤس گرسنہ است ٭ سیبِ کشمیر شیریں است ٭ ساجد دکتور است ٭ اکرم کشتیبان است ٭ دستمالِ فیروز کثیف است ٭ محمود خفت ٭ امجد رسالہ خواند ٭ برادرم قلم تراش داد ٭ طالبان پرکار آوردند ٭ من دست برادر گرفتم ٭ چاکر شاہ قبا آورد ٭ رئیس شیشۂ مرکب شکست ٭

فارسی بناؤ:

خالد کا بلبل اڑ گیا ٭ پانی کا پیالا بڑا ہے ٭ سلیمان کی بیٹی نے قرآن پڑھا ٭ بلی کا ناخن قہر الٰہی ہے ٭ احمد نے نیلا موزہ بہن کو دیا ٭ درخت پر خشک پتا نہیں ہے ٭ تیز قینچی محمود کی ہے ٭ ہندستانی کھلاڑی کامیاب ہوئے ٭ علما دین کے ستون ہیں ٭ پرندے دیوار پر بیٹھ گئے ٭ لڑکیاں ہال میں کھیل رہی ہیں ٭

تمرین

مندرجہ ذیل فقروں میں سے مرکب اضافی، مرکب توصیفی، مرکب مفید اور مرکب غیر مفید کو الگ الگ لکھ کر ترجمہ کرو:

بنائے استاسیون ٭ کتابہائے کتب خانہ ٭ حولۂ دراز ٭ غاز سپید ٭ قاشقِ فولاد قشنگ است ٭ اطاق خواب تاریک است ٭ شبہائے تاریک خوفناک اند ٭ کشاورز جفاکش ٭ لباس ابریشم ٭ ماہِ شوال ٭ رہنمائے مسلماناں عالم است ٭ نان گرم خوب است ٭ گل تر خوش رنگ است ٭ میوۂ پختہ ذائقہ دار است ٭ چشم

گربہ روشن است ٭ حاکم دہلی ٭ مرد نیک ٭ شیر گاؤ مفید است ٭ دیوار گل ٭ نبیرۂ علی ٭ داماد سعید ٭ جدّۂ ما پیر است ٭ جد صالح عالم است ٭ گل خوشبو دار ٭ کلاغہائے سیاہ ٭ تیمارستان رانچی ٭

درس ۸ ضمیر

ضمیر: وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کے بدلے استعمال کیا جائے۔ اس تعریف سے یہ معلوم ہوا کہ ضمیر کسی اسم کے قائم مقام ہوگی۔ اس لیے جیسا اسم ہوگا ویسی ہی ضمیر بھی ہوگی۔ اگر اسم واحد ہے تو ضمیر بھی واحد، اور اسم جمع ہے تو ضمیر بھی جمع ہوگی۔

اور یہ بھی یاد رکھنے کی چیز ہے کہ اگر کسی غائب کے بدلے ضمیر آتی ہے تو اس کا ضمیر سے پہلے ذکر ہونا ضروری ہے۔ اور اس اسم کو جو ضمیر سے پہلے ہو ''مرجع'' کہا جاتا ہے۔ جیسے زید نے وضو کیا اور اس نے نماز پڑھی۔ اس مثال میں ''اس'' ضمیر ہے اور زید ''مرجع'' ہے کیوں کہ اس سے مراد زید ہی ہے۔

فارسی میں ضمیریں یہ ہیں:

واحد غائب	جمع غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم	
او	اوشاں	ایشاں	تو	شما	من	ما	ضمیر منفصل
وہ	وہ لوگ	وہ لوگ	تو	تم	میں	ہم	

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم	
ش	شاں	ت	تاں	م	ماں	ضمیر متصل
اس کا	ان کا	تیرا	تمہارا	میرا	ہمارا	
اس کی	ان کی	تیری	تمہاری	میری	ہماری	
اس کو	ان کو	تجھ کو	تم کو	مجھ کو	ہم کو	

جو ضمیر اپنے پہلے والے لفظ سے الگ لکھی جاتی ہے۔ اسے "ضمیر منفصل" کہا جاتا ہے، جیسے کتابِ او، پسرانِ ایشاں، سگِ تو، گربۂ شما، برادرِ من، خانۂ ما۔ اور جو ضمیر اپنے پہلے والے لفظ سے ملا کر لکھی جاتی ہے، اسے "ضمیر متصل" کہا جاتا ہے، جیسے، چشمش، چشمشاں، چشمت، چشمتاں، چشمم، چشماں۔

اردو میں ترجمہ کرو:

سگِ او خوب است ٭ گربہاے ایشاں اہلی اند ٭ خانۂ تو بعید است ٭ کتابہاے شما نو اند ٭ اردکِ من سپید است ٭ گوسفندانِ ما سیاہ اند ٭ برادرم نیک است ٭ خامۂ ما کجا است ٭ چشمت سرخ است ٭ مدرسہ ہاے تاں قریب اند ٭ مویش دراز است ٭ پدرانِ شاں چگونہ اند ٭

فارسی بناؤ:

اس کی گاے کالی ہے ٭ ان کے گھوڑے عربی ہیں ٭ تیری گھڑی جاپانی ہے ٭ تمہارے کمرے کون ہیں ٭ میرا نام خالد ہے ٭ ہمارے تالے اچھے ہیں

* میری ماں نمازی ہے * ہمارے لڑکے جوان ہیں * تیری بیوی خوبصورت ہے * تمہارا گھر کہاں ہے * اس کا ماموں وکیل ہے * اس کے دادا عالم ہیں *

درس ۹ حروفِ جر، حروفِ اِستفہام

حروف جر: وہ حروف ہیں جو فعل کے معنی کو اسم تک پہنچاتے ہیں۔ اور یہ جس اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ اس کو مجرور کہا جاتا ہے۔ بعض حروفِ جر یہ ہیں۔

با	تا	بہ	را	بر	بہر	در	برائے	از
ساتھ	تک	سے کو	کو	پر	واسطے	میں	کے لیے	سے

مثال: با من رحم کن (میرے ساتھ رحم کر) بہ برادرِ خود بدہ (اپنے بھائی کو دے) کتاب بر تحت است (کتاب تخت پر ہے) در خانہ بنشیں۔ (گھر میں بیٹھ) از طارق بگیر و احمد را بدہ (طارق سے لے اور احمد کو دے) تا بازار برو (بازار تک جا) بہر خدا امداد کن (خدا کے واسطے مدد کر) ایں کار برائے من است (یہ کام میرے لیے ہے)

حروف استفہام: وہ حروف ہیں جو جملے میں سوال کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ حروف استفہام یہ ہیں۔

کہ	چوں	چہ	چگونہ	کجا	چند	کے	چرا	کدام	آیا
کون	کیسا	کیا	کیسا	کہاں	کتنا	کب	کیوں	کس، کون	کیا

اردو میں ترجمہ کرو:

با احمد کہ است * کدام بہ اسلم داد * آیا قرآن مجید بر تختِ جاوید است *

صندلی بزرگ کجا است ٭ از چریا کوٹ تا اعظم گڑھ چند میل است ٭ محمود در اِطاق است ٭ ایں خامہ برائے احمد است ٭ پیش شما کدام است ٭ ایں میوہ چگونہ است ٭ بہر جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ٭ دریں بزم خالد چرا حاضر نیست ٭ عقبِ احمد کہ بود (پسِ احمد کہ بود)

فارسی بناؤ:

چھت پر کون ہے ٭ ٹرین اسٹیشن پر ہے ٭ وحید گھر میں ہے ٭ شاہد کا لباس کیسا ہے ٭ تھیلا کی قیمت کتنی ہے ٭ تمہارا بھائی کون ہے ٭ مسجد سے مدرسہ تک میدان ہے ٭ پودینا کہاں ہے ٭ اللہ کے واسطے ٭

تمرین

(۱) دس جملے ایسے لکھو جس میں ضمیر کی ساری شکلیں استعمال ہوں۔

(۲) دس جملے لکھو جن میں حروف جر کثرت سے استعمال ہوں۔

(۳) دس جملے لکھو جن میں حروف استفہام کا استعمال ہو۔

درس ۱۰ — دن، مہینے، موسم

دن:	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	آدینہ
	سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ

مہینہ: محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الآخر، جمادی الاولیٰ، جمادی الاخریٰ
رجب ، شعبان ، رمضان، شوال ، ذیقعدہ ، ذی الحجہ ۔

فارسی مہینوں کے نام:

فروردیں اردی بہشت خرداد تیر مُرداد شہرپور

مہر آبان آذر دی بہمن اسفندیار

انگریزی مہینوں کے فارسی تلفظ

جنوری۔ژانویہ فروری۔فوریہ مارچ۔مارس

اپریل۔آوریل مئی۔مہہ جون۔ژون

جولائی۔ژوئیہ اگست۔آوت ستمبر۔ستامبر

اکتوبر۔اکتوبر نومبر۔نویمبر دسمبر۔دیسمبر

موسم: زَمِستان، جاڑا۔ تابِستان، گرمی۔ بَرشَکال، برسات۔ پائیز، خزاں۔

اردو میں ترجمہ کرو:

تاریخ وفات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دومی شعبان ست ٭ ولادتِ رسول خدا ﷺ روز دوشنبہ است ٭ برائے مسلمانان آدینہ روز تعطیل است ٭ ماہِ رمضان ماہِ بزرگ است ٭ برائے نصرانیاں یکشنبہ روز تعطیل است ٭ معراج نبی ﷺ در ماہِ رجب است ٭ لباس پشمی لبادۂ زمستاں است ٭ تابستاں موسم گرم است ٭ برشکال موسم خوش رنگ است ٭ دریں موسم تفرج صحراو سبزہ زار از لطف خالی نیست ٭

فارسی بناؤ:

اس سال رمضان کا مہینہ جاڑے میں ہے ٭ یہ گرمی کا موسم ہے ٭ برسات کا موسم اس کے بعد ہے ٭ جاڑا سردی کا موسم ہے ٭ گرمی کا موسم

قیامت کا نمونہ ہے ٭ رمضان کے بعد شوال کا مہینہ ہے ٭ اس مہینہ کی پہلی تاریخ عید کا دن ہے ٭ جمعہ ہفتہ کی عید ہے ٭ سال کی ابتدا محرم سے ہے ٭ سال کا آخری مہینہ ذی الحجہ ہے ٭

درس ۱۱

عدد، مَعدود

عدد گنتی کو کہتے ہیں، اور جو چیز گنی جاتی ہے اسے معدود کہتے ہیں۔ جیسے ہفت روپیہ۔ ہفت عدد ہے اور روپیہ معدود۔

عدد پہلے اور معدود بعد میں لکھا جاتا ہے۔ ایسے ہی معدود ہمیشہ واحد ہوتا ہے اگر چہ عدد جمع ہو، جیسے سہ میز، چہار صندلی، پنج قلم۔

عدد اور معدود سے مل کر بننے والے مرکب کو مرکب عددی کہا جاتا ہے۔

ترکیب میں عدد کو "ممیّز" اور معدود کو "تمیز" کہتے ہیں۔

عدد کی چار قسمیں ہیں اصلی، ترتیبی، کسری توزیعی

اعداد اصلی: یک، دو، سہ، چہار، پنج، شش ہفت، ہشت، نہ، دہ، بیست، سی، چہل، پنجاہ، شصت، ہفتاد، ہشتاد، نود، صد، ہزار یہ تمام اعداد اصلی ہیں۔

"یک" سے لے کر "نہ" تک احاد کہلاتے ہیں۔

دہ، بیست، سی، چہل، پنجاہ، شصت، ہفتاد، ہشتاد، اور نود عشرات کہلاتے ہیں۔

اعداد اصلی کی باہمی ترکیب سے دیگر اعداد حاصل ہوتے ہیں۔

یازدہ سے نوزدہ تک کے اعداد کو مخصوص طریقے پر ترکیب کرتے ہیں۔

جیسے یازدہ، دوازدہ، سیزدہ، چہاردہ، پانزدہ، شانزدہ، ہفدہ، ہیجدہ، نوزدہ، ان میں احاد عشرات سے پہلے آتے ہیں۔

بیست سے صد تک احاد کو عشرات کے بعد لاتے ہیں۔ اور بیچ میں واؤ عطف استعمال کرتے ہیں۔ جیسے بیست و یک، سی و پنج، پنجاہ و شش، شصت و نہ وغیرہ۔

اعداد ترتیبی: عدد ترتیبی وہ ہے جو معدود کے مرتبہ یا درجہ کو بیان کرے، چونکہ عدد ترتیبی صفت کی طرح استعمال ہوتا ہے اس لیے عموماً معدود کے بعد آتا ہے اور عدد وصفی کہلاتا ہے۔

اعداد ترتیبی یہ ہیں: یکم، دوم، سوم، چہارم، پنجم، ششم، ہفتم، ہشتم، نہم، دہم، دہ و یکم، دہ و دوم، بیستم، بیست و یکم، بیست و دوم، سیم، سی و یکم، سی و چہارم، چہلم، پنجاہم، شصتم، ہفتادم، ہشتادم، نودم، صدم، ہزارم وغیرہ۔ یا دومیں، سومیں، پنجمیں، دہمیں، صدمیں، ہزارمیں وغیرہ۔

یکم و یکمیں کے بدلے نخست و نخستیں اور اول و اولیں بھی کہتے ہیں۔

اعداد ترتیبی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اعداد اصلی کے بعد ادوات م، می یا میں جوڑ دیتے ہیں اور معدود کو اس سے پہلے لکھتے ہیں۔ جیسے روز دوم، مرد سومی، سال ہفتمیں۔

عام طور پر جب عدد ترتیبی 'میں' کے ذریعے بناتے ہیں تو معدود کو عدد کے بعد لکھتے ہیں۔ جیسے نخستیں روز، ہفتاد پنجمیں سال۔

اعداد کسری: عدد کسری وہ ہے جو عدد صحیح کے کسی ٹکڑے کو بتائے۔ مثلاً

نیم یا نیمہ $\frac{1}{2}$ سہ یک $\frac{1}{3}$ چہار یک $\frac{1}{4}$ صد یک $\frac{1}{100}$ ہزار یک $\frac{1}{1000}$ سہ از بست و پنج $\frac{3}{25}$ شش از نوزدہ $\frac{6}{19}$

آج کل عدد کسری کو اس صورت میں بھی لکھتے ہیں۔

یک سوم $\frac{1}{3}$ یک چہارم $\frac{1}{4}$ یک صدم $\frac{1}{100}$

اعداد توزیعی: وہ ہے جو کہ معدود کو مساوی مقدار میں تقسیم کرے مثلاً۔
یک یک، پنج پنج، دہ دہ، صد صد، ہزار ہزار وغیرہ۔

اردو میں ترجمہ کرو:

ایں پنج کتاب است ٭ دو کتابِ احمد کجا است ٭ ہفت روز را ہفتہ گویند ٭ در فجر دو رکعت و در ظہر و عصر و عشاء چہار رکعت و در مغرب سہ رکعت فرض اند ٭ سنِ پدرم پنجاسال است ٭ یکم شوال عید الفطر است ٭ پانزدہم شعبان شب براءت است ٭ بست و ہفتم رمضان شب قدر است ٭ قیمت ایں موتور دو لک سی ہزار پنج صد بست و یک روپیہ است ٭ نزدِ سُلیمان دوازدہ ماشینِ دوخت اند ٭

فارسی بناؤ:

میرے پاس دس دس کرسیاں ہیں ٭ یہ ستر گلاس ہیں ٭ وہ پچہتر گھڑیاں ہیں ٭ سر میں دو آنکھیں ہیں ٭ میز پر پندرہ کتابیں ہیں ٭ آج پہلی ربیع الاول ہے ٭ اللہ کے رسول ﷺ کی پیدائش بارہویں ربیع الاول کو ہے ٭ میرے بھائی کی عمر تیس سال ہے ٭ سو سال کی ایک صدی ہے ٭ تیری کتاب کا نمبر ایک لاکھ چار ہزار آٹھ سو اکیاسی ہے ٭ اس کی موٹر سائیکل کا نمبر اکیانوے ہزار چھ سو پچپن ہے ٭ حضرت علی چوتھے خلیفہ تھے ٭ نسیمہ پانچویں درجہ میں تھی ٭

درس ۱۲ افعال

مصدر سے جو فعل نکلتے ہیں وہ چھ قسم کے ہوتے ہیں۔

ماضی، مضارع، حال، مستقبل، امر، نہی، ان میں سے ہر ایک کے چھ چھ صیغے بنیں گے۔ واحد غائب، جمع غائب، واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم۔

صیغوں کی علامتیں

صیغہ	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
علامت	ت یا د	نَد	ی	ید	م	یم
مثال	رفت، خورد	خوردند	خوردی	خوردید	خوردم	خوردیم

ہر فعل معروف ہوگا یا مجہول، دونوں کی تعریفیں لکھی جارہی ہیں:

معروف: وہ فعل ہے جس کا فاعل (کرنے والا) ذکر کیا جائے جیسے محمود خواند (محمود نے پڑھا) اس مثال میں "خواند" فعل ہے اور اس کا فاعل "محمود" ہے۔

مجہول: وہ فعل ہے جس کا فاعل ذکر نہ کیا جائے جیسے چوب بُریدہ شد (لکڑی کاٹی گئی) اس مثال میں فاعل ذکر نہیں کیا گیا۔

ان دونوں کے بنانے کے قاعدے آگے لکھے جائیں گے۔ فعل کی ایک دوسری تقسیم یہ ہے کہ فعل کبھی مثبت ہوتا ہے اور کبھی منفی۔

مثبت: جس فعل سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو اسے فعلِ مثبت کہا جاتا ہے۔ جیسے زاہد نے لکھا (زاہد نوشت) محمود گیا (محمود رفت)

منفی: جس فعل سے کسی کام کا نہ ہونا یا نہ کرنا معلوم ہو اسے فعلِ منفی کہتے ہیں۔ جیسے زاہد نے نہیں لکھا (زاہد نہ نوشت) محمود نہیں گیا (محمود نہ رفت)

ماضی: وہ فعل ہے جس سے گزرا ہوا زمانہ (وقت) سمجھا جائے۔

فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں: ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی، ماضی تمنائی۔

درس ۱۳ ماضی مطلق

ماضی مطلق: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے۔ اور یہ نہ معلوم ہو کہ اس کام کے ہوئے تھوڑا زمانہ گزرا۔ یا۔ زیادہ، جیسے احمد رفت، جاوید شنید۔

بنانے کا قاعدہ: مصدر کا نون گرا کر اس سے پہلے والے حرف کا "زبر" ہٹادیں ماضی مطلق واحد غائب بن جائے گا جیسے رفتن سے رفت شنیدن سے شنید، اور باقی صیغوں کے لیے آخر میں ان کی ضمیریں ملادی جائیں گی، جیسے۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
رفت	رفتند	رفتی	رفتید	رفتم	رفتیم
وہ گیا	وہ سب گئے	تو گیا	تم گئے	میں گیا	ہم گئے

اردو میں ترجمہ کرو:

سعید نان گرم باترہ خورد ۞ اومیوۂ پختہ از باغ آورد ۞ شکیل جرابِ کبود بخواہر داد ۞ ما قرآن مجید خواندیم ۞ ہمہ زناں سورۂ نور خواندند ۞ چغۂ سفید چرا دریدی ۞ اواز مدرسہ بمسجد رفت ۞ استاذ از شاگرد پرکار گرفت ۞ شما گربہ راچہ کردید؟ فروختیم ۞ اوناگاہ برزمین افتاد استخوانش شکست ۞

فارسی بناؤ:

میں نے کتاب پڑھی ٭ مدرسہ کے لڑکوں نے نماز پڑھی ٭ بہت دن گزرے احمد میرے پاس نہیں آیا ٭ ہم نے انہیں سلام کیا ٭ تمہارا اٹلس پھٹ گیا ٭ تیرا بھائی کیوں ہنسا ٭ شریف کو ڈاکٹر نے دوادی اور بیس روپیہ لیا ٭ میں نے سیدھا راستہ پسند کیا ٭ تم لوگوں نے ایک چمچہ خریدا ٭

درس ۱۴

ماضی قریب

ماضی قریب: وہ فعل ہے جس سے قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں کوئی کام سمجھا جائے۔

ماضی مطلق کے آخر میں "ہ است" لگا کر ماضی قریب بناتے ہیں جیسے کرد سے کردہ است، اس نے کیا ہے، اور باقی صیغوں میں ضمیریں لگاتے ہیں، مثلاً

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
کردہ است	کردہ اند	کردہ ای	کردہ اید	کردہ ام	کردہ ایم
اس نے کیا ہے	انھوں نے کیا ہے	تو نے کیا ہے	تم نے کیا ہے	میں نے کیا ہے	ہم نے کیا ہے

اردو میں ترجمہ کرو:

شوکت قرآن مجید خواندہ است ٭ آخوند تراچہ آموختہ است ٭ زنان دختران خویش را اردو آموختہ اند ٭ خیاط را طلبیدہ ام ٭ شما از دکانِ آناں مقراض خریدہ اید ٭ تو آں دستمال را چرا گم کردہ ای ٭ فراش پست پاکت را در صندوق پست انداختہ است ٭ مرکب خیلے غلیظ است ٭ دراں آب ریختیم ٭ حالا آبکی شدہ است ٭

فارسی بناؤ:

ہم نے ان کی باتیں سنی ہیں ٭ میں نے تجھ کو تنخواہ دیدی ہے ٭ تمہاری لڑکی نے روزہ رکھا ہے ٭ تم سب نے اپنا سبق یاد کرلیا ہے ٭ وہ لڑکے بھاگ گئے ہیں ٭ تم نے اپنے ماموں کو پہچان لیا ہے ٭ خالد نے روٹی کھائی ہے ٭ اس نے اپنی کرسیاں بیچ دی ہیں ٭ کرتے کی آستین پھٹ گئی ہے ٭ درزی نے کپڑا درست کر دیا ہے ٭

درس ۱۵

ماضی بعید

ماضی بعید: وہ فعل ہے جس سے دور کا گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے۔ ماضی مطلق واحد غائب کے آگے "ہ بود" اور باقی میں بود کے بعد ان صیغوں کی علامتیں بڑھا کر ماضی بعید بناتے ہیں، جیسے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
پرسیدہ بود	پرسیدہ بودند	پرسیدہ بودی	پرسیدہ بودید	پرسیدہ بودم	پرسیدہ بودیم
اس نے پوچھا تھا	انہوں نے پوچھا تھا	تو نے پوچھا تھا	تم نے پوچھا تھا	میں نے پوچھا تھا	ہم نے پوچھا تھا

اردو میں ترجمہ کرو:

او دیشب جامۂ کہنہ گدارا دادہ بود ٭ آناں درا طاق خواب گرفتہ بودند ٭ تو دیروز شکار پرندگاں کردہ بودی ٭ احمد تلاوت قرآن مجید کردہ بود ٭ ما بر سقف خانہ نشستہ بودیم ٭ تو لبِ جو استادہ بودی ٭ شما از اعظم گڑھ تا فیض آباد بہ آتو بوس

سفر کردہ بودید۔ من بیرون خانہ رفتہ بودم۔ ایشاں قلم شما بہ من دادہ بودند۔ شما فنجان شاے بر میز نہادہ بودید۔

فارسی بناؤ:

وہ آگرہ بس سے گیا تھا۔ تو وہاں کیوں کھڑا تھا؟ کل رات بچے نے پیالا زمین پر گرا دیا تھا۔ میں نے اس کو اپنا اٹلس دیا تھا۔ ایسا ہی تم نے بھی لکھا تھا۔ تم نے اس کو کیوں گالی دی تھی۔ تو چھت کے کنارے کھڑا تھا۔ ہم نے شربت بنایا تھا۔ چشمہ میرے ہاتھ سے گر پڑا تھا۔ مرغے اور مرغیاں اڑ گئی تھیں۔

درس ۱۶ ماضی احتمالی

ماضی احتمالی: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کام کے اندر شک معلوم ہو۔ اس کا دوسرا نام ماضی شکی بھی ہے۔

ماضی مطلق کے آگے "ہ باشد" لگا کر ماضی احتمالی بناتے ہیں، جیسے آمد سے آمدہ باشد، وہ آیا ہوگا۔

صیغہ واحد غائب کے علاوہ باقی صیغوں کے لیے باشد کی دال گرا کر ضمیریں لگا دی جاتی ہیں۔ جیسے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدہ باشد	آمدہ باشند	آمدہ باشی	آمدہ باشید	آمدہ باشم	آمدہ باشیم
وہ آیا ہوگا	وہ آئے ہونگے	تو آیا ہوگا	تم آئے ہوگے	میں آیا ہوں گا	ہم آئے ہونگے

اردو میں ترجمہ کرو:

شاہد! ہنگام رفتن منصور را دیدہ باشی ٭ وقت نیم روز ظہیر در اطاق خفتہ باشد ٭ ساجد طفلک را در راہ جُستہ باشد ٭ من ماہِ عید را بر آسمان جُستہ باشم ٭ آفتاب بر آسمان ہنوز دمیدہ باشد ٭ شما قوس وقزح بر فلک دیدہ باشید ٭ ایشاں دیروز بر خانۂ من آمدہ باشند ٭ شاید ما انبہ خوردہ باشیم ٭ آناں بگوشۂ صحرا رفتہ باشند ٭ ساجد ایں مُبل وقالی قشنگ از بازار آوردہ باشد ٭

فارسی بناؤ:

چڑیا کو لڑکوں نے پنجرے میں پریشان کیا ہوگا ٭ اس عورت نے دودھ میں پانی ملایا ہوگا ٭ تو نے چوکھٹ پر سر جھکایا ہوگا ٭ کبھی کبھی تم لوگ بھی ہنسے ہوگے ٭ اگر کل نہ آیا ہوگا تو کل آجائے گا ٭ کون شام کے وقت مدرسہ سے باہر نکلا ہوگا ٭ شاید تمہاری پیچش درست ہوگئی ہوگی ٭ خالدہ نے مچھلیاں تلی ہوں گی ٭ میں چڑیا خانہ نہ گیا ہوں گا ٭ ہم نے دوسروں کو برا نہیں کہا ہوگا ٭

درس ۱۷

ماضی استمراری

ماضی استمراری: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں لگاتار کام کا ہونا سمجھا جائے، اور کام نامکمل رہے، اس کا دوسرا نام ماضی ناتمام ہے۔

ماضی مطلق کے پہلے "می" یا "ہمی" لگا دینے سے ماضی استمراری بن جاتا ہے۔ جیسے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می خورد	می خوردند	می خوردی	می خوردید	می خوردم	می خوردیم
وہ کھاتا تھا	وہ کھاتے تھے	تو کھاتا تھا	تم کھاتے تھے	میں کھاتا تھا	ہم کھاتے تھے

اردو میں ترجمہ کرو:

آں مرد تیرے بہ مرغے می انداخت ٭ وہر بار آں مرغ می پرید ٭ دختراں بُسوزن می دوختند ٭ بادشاہاں شکار فیل می کردند ٭ تو برائے حج بیت اللہ می رفتی ٭ من نجاری می کردم ٭ ماہشت دیگداں می داشتیم ٭ پسرِ دوستِ من شوکولات (خرید) صرف می کرد ٭ شما از مغارہ چمداں می خریدید ٭ طلبۂ جامعہ ہر سال برائے دیدنِ تاج محل از جامعہ تا آگرہ می رفتند ٭

فارسی بناؤ:

بکریاں میدان میں چر رہی تھیں ٭ آدھی رات کو چور نقب لگا رہا تھا ٭ صحابۂ کرام اسلام کے احکام پر عمل کرتے تھے ٭ ہم دشمنوں سے جنگ کرتے تھے ٭ تو خط لکھ رہا تھا ٭ میں سوئی اور دھاگا بازار سے لاتا تھا ٭ ہم چاہتے تھے لیکن تم لوگ نہیں سنتے تھے ٭ یہ کام بُرا تھا جو تم کرتے تھے ٭ تم لوگ بغداد جاتے تھے ٭ میں مدینہ جا رہا تھا ٭ وہ اونٹ پر سوار ہوتا تھا اور گر جاتا تھا ٭

درس ۱۸ ماضی تمنائی

ماضی تمنائی: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے کی آرزو پائی جائے۔ اس کا دوسرا نام ماضی شرطی ہے۔

ماضی مطلق کے آگے یائے مجہول (ے) زیادہ کر کے ماضی تمنائی بناتے ہیں۔ جیسے خوردے (وہ کھاتا) خوردندے (وہ سب کھاتے) خوردمے (میں کھاتا)

ھدایت: اس قاعدے کے تحت ماضی تمنائی کے صرف تین ہی صیغے آتے ہیں۔ واحد غائب، جمع غائب، واحد متکلم۔ باقی تین صیغوں واحد حاضر، جمع حاضر، جمع متکلم، میں (ے) ادا کرنا دشوار ہے۔ اس لیے اس سے پہلے ''کاش کہ'' یا ''اگر'' لگا کر بناتے ہیں۔ ''کاش کہ'' سے آرزو اور تمنا کا معنی پیدا کرتے ہیں۔ اور ''اگر سے شرط کا معنی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خوردے	خوردندے	کاش کہ خوردی	کاش کہ خوردید	خوردمے	کاش کہ خوردیم
وہ کھاتا	وہ کھاتے	کاش کہ تو کھاتا	کاش کہ تم کھاتے	میں کھاتا	کاش کہ ہم کھاتے

نیز ماضی ناتمام کے صیغے بھی ماضی تمنائی کی جگہ آسکتے ہیں۔

اردو میں ترجمہ کرو:

اگر اسلم محنت کردے در امتحان کامیاب شدے ※ اگر گنہ گار نادم شدے ※ خدا ایش آمرزیدے ※ اگر آناں سبک مغز بودندے تذکرۂ خود گم کردندے ※ اگر من اینجا بودمے ترا تفسیر قرآن یاددادمے ※ مردماں گرد ما آمدندے وعذر گناہ کردندے ※ کاش کہ ما مکہ معظّمہ دیدیم ※ کاش کہ شما خدائے تعالےٰ راپرستیدے ※ کاش تو غذائے صالح خوردی ※ اگر آناں چشم می داشتند ※ پس می دیدند کہ در اطاق چیست ※ اگر پیشم می آمد نصیحتش می کردم ※ اگر شما کفایت شعاری می کردید، یک یخ چال می خریدید ※

فارسی بناؤ:

کاش وہ بازار سے میرے لیے ایک پن لاتا ※ اگر ہم نیک کام کرتے تو خدا ہمیں بخش دیتا ※ اگر تم علم حاصل کرتے تو مشہور ہوتے ※ کاش کہ وہ ان کی بات

سنتے ٭ کیا اچھا ہوتا کہ بھائی ایک فریج خریدتے ٭ کاش تم لوگ خدا کے فرمانبردار ہوتے ٭ اگر حاکم قیدیوں کو چھوڑتا تو وہ خوش ہوتے ٭ کاش میں تاج محل دیکھنے جاتا ٭ اگر میں نہ پڑھتا تو جاہل رہ جاتا ، اگر تم اجمیر جاتے تو دہلی سے گزرتے ٭

درس ۱۹ فعل مجہول

فعل مجہول کی تعریف پیچھے گزر چکی۔ یہاں بنانے کا طریقہ لکھا جارہا ہے۔ جس فعل کا مجہول بنانا ہو وہی فعل مصدر "شدن" سے بنایا جائے اور ماضی مطلق کے آخر میں (ہ) بڑھا کر اس کے بعد زیادہ کردیں۔ جیسے ماضی مطلق کا فعل مجہول بنانا ہو تو شدن سے ماضی مطلق شد بنایا اور آموختن کے ماضی مطلق آموخت کے آگے "ہ" بڑھا کر آموختہ بنایا۔ پھر اس کے بعد شد بڑھا دیا آموختہ شد ہوگیا (سیکھا گیا، یا سکھایا گیا) یہ ماضی مطلق مجہول کا صیغہ واحد غائب ہوا۔

ماضی قریب کے لیے "شدہ است" زیادہ کریں گے جیسے آموختہ شدہ است (وہ سیکھا گیا ہے۔ یا۔ سکھایا گیا ہے)

ماضی بعید کے لیے "شدہ بود" زیادہ کریں گے جیسے آموختہ شدہ بود (وہ سیکھا گیا تھا، یا سکھایا گیا تھا)

ماضی احتمالی یا ماضی شکی کے لیے "شدہ باشد" زیادہ کریں گے، جیسے آموختہ شدہ باشد (وہ سیکھا گیا ہوگا، یا سکھایا گیا ہوگا)

ماضی ناتمام یا ماضی استمراری کے لیے "می شد" زیادہ کریں گے، جیسے آموختہ می شد (وہ سیکھا جاتا تھا، یا سکھایا جاتا تھا)

ماضی تمنائی یا ماضی شرطی کے لیے "شدے" زیادہ کریں گے، جیسے آموختہ

شدے (کاش کہ وہ سیکھا جاتا، یا کاش کہ وہ سکھایا جاتا)

آسانی کے لیے ہر ایک کی گردانیں لکھ دی جاتی ہیں:

گردان افعال مجہولہ

افعال	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ماضی مطلق	شناختہ شد	شناختہ شدند	شناختہ شدی	شناختہ شدید	شناختہ شدم	شناختہ شدیم
ماضی قریب	شناختہ شدہ است	شناختہ شدہ اند	شناختہ شدہ ای	شناختہ شدہ اید	شناختہ شدہ ام	شناختہ شدہ ایم
ماضی بعید	شناختہ شدہ بود	شناختہ شدہ بودند	شناختہ شدہ بودی	شناختہ شدہ بودید	شناختہ شدہ بودم	شناختہ شدہ بودیم
ماضی استمراری	شناختہ می شد	شناختہ می شدند	شناختہ می شدی	شناختہ می شدید	شناختہ می شدم	شناختہ می شدیم
ماضی احتمالی	شناختہ شدہ باشد	شناختہ شدہ باشند	شناختہ شدہ باشی	شناختہ شدہ باشید	شناختہ شدہ باشم	شناختہ شدہ باشیم
ماضی تمنائی	شناختہ شدے	شناختہ شدندے			شناختہ شدمے	

اردو میں ترجمہ کرو:

مولانا اسلم ممتحن متعین کردہ شد ٭ ما تربیتِ تدریس دادہ شدیم ٭ طِفلانِ محنتی از استاذ ستودہ شدہ اند ٭ دیشب بہ آنہا حکایت پیغمبراں شنیدہ شدہ بود ٭ گل از شاخ چیدہ شدہ است ٭ روغن سرشف از روغن فروش خریدہ شدہ بود ٭ علمائے ہند در لبنان طلبیدہ می شدند ٭ روز نامہا منتشر کردہ می شد ٭ از مقاطعہ کار مقاطعہ کردہ شدہ باشد ٭ ترہ ٔ گوجہ ٔ فرنگی بر میز داشتہ شدہ باشد ٭ مردم در کشتہ شدے بہتر شدے ٭ آناں کامیاب شدندے پس از انعامات نواختہ شدندے ٭

فارسی بناؤ:

وہ قید خانہ میں ڈالے گئے ٭ سلمہ کی اوڑھنی خریدی گئی ٭ ان سے ملازمت کی درخواست کی گئی ہے ٭ بیمار عورت کو اسپتال بھیجا گیا ہے ٭ راشدہ کی شادی شاہنواز سے کی گئی تھی ٭ بچوں کو چیچک کا ٹیکہ لگایا گیا تھا ٭ میں ستایا جاتا تھا ٭ ہمارے وطن میں کتب خانے قائم کئے جاتے تھے ٭ مدرسے میں بچے تعلیم دیئے گئے ہوں گے ٭ کچھوا لوہے سے مارا گیا ہوگا ٭ بندوق چلائی گئی ہوتی تو گھڑیال مر گیا ہوتا ٭ میرا خون دین کی راہ میں بہایا جاتا ٭

درس ۲۰

فعلِ مضارع

مضارع: وہ فعل ہے جس میں موجودہ زمانہ اور آنے والا زمانہ دونوں پائے جائیں۔

بنانے کا قاعدہ: علامت مصدر ''دن'' یا ''تن'' گرانے کے بعد ''شرف آموزی سخن'' کے گیارہ حرفوں میں سے جو حرف باقی رہے اسے حذف کر کے یا

بدل کر یا کوئی حرف زیادہ کرے یا سالم رکھ کر علامت مضارع ''دْ'' بڑھادیں مضارع بن جائے گا۔

	مصدر	بعد حذف دن یا تن	قاعدہ	بعد قاعد	مضارع
۱	ترسیدن	ترسی	حذف	ترس	ترسد
۲	رفتن	رف	بدلنا	رو	رود
۳	زدن	ز	زیادتی	زن	زند
۴	خوردن	خور	سالم	خور	خورد

آسانی کے لیے اتنی بات ضرور یاد رکھیں کہ فعل مضارع صیغہ واحد غائب کے آخر میں ''دال'' ساکن ہوتی ہے۔ اور اس سے پہلے والے حرف پر زبر ہوتا ہے۔ اور باقی پانچ صیغوں میں ان کی علامتیں لگائی جاتی ہیں جیسے رفتن مصدر سے فعلِ مضارع ''رَوَدْ'' ہوگا۔ اور باقی صیغے اس طرح ہوں گے۔ رَوَند، رَوی، رَوید، رَوم، رَویم، یہ طریقہ تو فعل مضارع معروف کا بیان ہوا، اور مضارع مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر میں ''ہ شودْ'' بڑھادیا جائے مضارع مجہول بن جائے گا جیسے ''نوشت'' ماضی مطلق ہے، جب اس پر ''ہ شودْ'' زیادہ کریں گے تو نوشتہ شودْ'' ہوجائے گا۔ یہ ہوا مضارع مجہول کا صیغہ واحد غائب، اور باقی صیغے بنانے کے لیے ان صیغوں کی ضمیریں لگادی جائیں گی۔ جیسے نوشتہ شوند، نوشتہ شوی، نوشتہ شوید، نوشتہ شوم، نوشتہ شویم۔

مضارع معروف اور مجہول کے شروع میں '' نہ لگادینے سے مضارع منفی بن جاتا ہے جیسے رَوَد سے نَرود، وہ نہیں جاتا ہے۔ یا نہیں جائے گا۔ یا نہ جائے، اور نوشتہ شود سے نہ نوشتہ شود، وہ نہیں لکھا جاتا ہے، یا نہیں لکھا جائے گا، یا نہ لکھا جائے۔

اردو میں ترجمہ کرو:

احمد بادوست ودشمن ابرو کشادہ دارد ٭ متعلماں از آموزگار علم و ہنر آموزند ٭ تو چرا غمزدہ را آزاری ٭ شما در زمرۂ علما آمیختہ شوید ٭ ما دروغ نہ گوئیم ٭ تو در محفل شرفانہ آروغی ٭ بادیان آں خورد کہ معدۂ خرابی دارد ٭ مشنگ در ہمہ خانہ خوردہ شود ٭ بطفیل رسول خدا ما بخشیدہ شویم ٭ ریحانہ بر رُخِ خود نقابِ اندازد ٭

فارسی بناؤ:

ہم اپنا کام خود کریں ٭ میں کبوتر نہیں اڑاؤں گا ٭ وہ لوگ امتحان کی فیس ادا کریں ٭ محمود استاذ کے سامنے کھڑا کیا جائے ٭ تم نہ ستائے جاؤ ٭ سالم آج بدایۃ الصرف شروع کرے گا ٭ وہ ہمیں پریشان کرتا ہے ٭ خالق دو جہاں مسلمانوں پر کرم کرے گا ٭ میں جھنڈے کو بلند کروں ٭ گوالا دودھ سے مکھن نکالے ٭ ساجد ریشمی کپڑے پر پانی نہ ٹپکائے ٭

درس ۲۱

فعلِ حال

حال: وہ فعل ہے جس سے زمانہ موجودہ میں کوئی کام سمجھا جائے، مضارع سے پہلے ''می'' یا ''ہمی'' لگانے سے فعل حال بن جاتا ہے جیسے می بخشد ہمی بخشد۔ وہ بخشتا ہے۔ یہ ہوا حال معروف بنانے کا طریقہ۔

اور حال مجہول بنانے کے لیے ''شود'' سے پہلے می یا ہمی لگائیں گے۔ جیسے گفتہ می شود، گفتہ ہمی شود، وہ کہا جاتا ہے۔ می یا ہمی پر ''نہ'' داخل کردینے سے حال منفی بن جاتا ہے۔ جیسے نمی گوید، وہ نہیں کہتا ہے۔

فعل حال معروف کے تمام صیغے اس طرح ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می گوید	می گویند	می گوئی	می گوئید	می گویم	می گوئیم
وہ کہتا ہے	وہ کہتے ہیں	تو کہتا ہے	تم کہتے ہو	میں کہتا ہوں	ہم کہتے ہیں

مجہول کے صیغے اس طرح ہوں گے۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکل	جمع متکلم
گفتہ می شود	گفتہ می شوند	گفتہ می شوی	گفتہ می شوید	گفتہ می شوم	گفتہ می شویم
وہ کہا جاتا ہے	وہ کہے جاتے ہیں	تو کہا جاتا ہے	تم کہے جاتے ہو	میں کہا جاتا ہوں	ہم کہے جاتے ہیں

اردو میں ترجمہ کرو:

انور در رُود غسل می کند ٭ دختران غذا تہیہ می نمایند ٭ تو برلوحِ حجر چہ می نویسی ٭ من ہمہ شب سُرفہ می کنم وسرم دردمی کند حالم خوب نیست ٭ قلم زر چک برلباس افندی می سوزد ٭ بروز عید لباس نو پوشانیدہ می شود ٭ وبرمسکیناں مال صدقہ کردہ می شود ٭ لباس چرک را برتن نہ دارید کہ خیلے ضرر می رساند ٭ قمیص چرک بہ صابون شستہ می شود ٭ طفلاں در مدرسہ دست نمی زنند ٭ طیور برشاخہاے درختاں نغمہ پردازی می کنند ٭

فارسی بناؤ:

شاہد میرے واسطے ہولڈر خریدتا ہے ٭ کوئلہ کان سے نکلتا ہے ٭ اخروٹ کھائے جاتے ہیں ٭ ہم انگور اور ناشپاتی نہیں بیچتے ہیں ٭ احمد کا لڑکا میڈیکل کالج میں پڑھتا ہے ٭ تم لوگ مدرسہ عربیہ میں پڑھتے ہو ٭ مدرسوں میں اخلاق

سنوارے جاتے ہیں۔ اخلاق بگاڑنے والی کتابیں نہیں پڑھائی جاتیں۔ طلبہ مشقی بزم کرتے ہیں اور اچھے مقرر بنتے ہیں۔ پڑھنے سے جان نہیں چراتے۔

درس ۲۲ فعل مُستقبل

فعل مستقبل: وہ فعل ہے جس سے آنے والے زمانے میں کوئی کام سمجھا جائے۔

ماضی مطلق کے شروع میں ''خواہد'' کی گردان لگادینے سے فعل مستقبل بن جاتا ہے۔ جیسے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خواہد کرد	خواہند کرد	خواہی کرد	خواہید کرد	خواہم کرد	خواہیم کرد
وہ کرے گا	وہ کریں گے	تو کرے گا	تم کروگے	میں کروں گا	ہم کریں گے

اور مجہول بنانے کے لیے ماضی مطلق کے آخر میں ''ہ خواہد شد'' کی گردان زیادہ کریں گے جیسے۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
کردہ خواہد شد	کردہ خواہند شد	کردہ خواہی شد	کردہ خواہید شد	کردہ خواہم شد	کردہ خواہیم شد
وہ کیا جائے گا	وہ کیے جائیں گے	تو کیا جائے گا	تم کیے جاؤ گے	میں کیا جاؤں گا	ہم کیے جائیں گے

اور منفی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ معروف کے صیغوں میں خواہد کی گردان پر ''ن'' لگادیں گے جیسے نخواہد کرد، نخواہند کرد وغیرہ۔

اور مجہول کے صیغوں میں اصل فعل ''پرن'' لگائیں گے جیسے نکردہ خواہد شد، نکردہ خواہند شد وغیرہ۔

اردو میں ترجمہ کرو:

شوکت امسال برائے حج بمکہ خواہد رفت ٭ موسم باراں زود خواہد آمد ٭ من علم اسلامی خواہم افراخت ٭ امسال باراں کم کم خواہد بارید ٭ بوقت شام تربچہ نہ خوردہ خواہد شد ٭ مابعد نماز فجر بہ تخم مرغ صبحانہ خواہیم کرد ٭ طلبہ زبان پارسی خواہند آموخت ٭ بعد عصر، عصرانہ خوردہ خواہد شد ٭ امروز بامیا نخوردہ خواہد شد ٭ من فردا درشاغل قرع خواہم پخت ٭ امید است کہ پری روز میمون خواہد مرد ٭

فارسی بناؤ:

مہمانوں کا اسٹیشن پر استقبال کیا جائے گا ٭ وہ ہماری تنخواہ بڑھائے گا ٭ سردار انبیا مسلمانوں کی شفاعت کریں گے ٭ لڑکے تھیٹر میں نہیں جائیں گے ٭ تم سے کتاب کی قیمت کیوں نہیں لی جائے گی ٭ بندر کا پھیپھڑا نکالا جائے گا ٭ سجدے میں پاؤں کی انگلیاں نہیں اٹھائی جائیں گی ٭ جاڑے میں موزے اور دستانے پہنے جائیں گے ٭ تو تھرمامیٹر سے کیا ناپ رہا ہے ٭ میں کل بغداد شریف ٹیلیفون کروں گا ٭ اور اپنے بھائی سے بات کروں گا ٭

درس ۲۳ فعلِ امر۔ فعلِ نہی

امر: جس فعل میں کسی کام کا حکم دیا جائے اسے فعل امر کہا جاتا ہے۔ جیسے کہ، پڑھ، بیٹھ، فارسی میں اس طرح کہیں گے۔ گُو، خواں، نشیں۔

فعل امر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع واحد حاضر سے علامت (یاے معروف "ی") دور کردی جائے، امر کا صیغہ واحد حاضر بن جائے گا، جیسے گفتن مصدر سے مضارع "گوید" ہوگا۔ اور مضارع واحد حاضر کا صیغہ "گوئی" ہوگا۔ اب آخر سے "ی" دور کردیں "گو" ہوجائے گا۔ یہ ہوگیا امر کا صیغہ واحد حاضر۔

عام طور سے امر کے صیغوں کے شروع میں "با" داخل کردیتے ہیں۔ جیسے بگو (تو کہہ) بنویس (تو لکھ) بخواں (تو پڑھ) جمع حاضر کے لیے اس کی علامت "ید" لگادیں گے جیسے بنویسید، تم لوگ لکھو۔

امر کے صرف دو صیغے (واحد حاضر اور جمع حاضر) آتے ہیں، باقی صیغوں میں امر کا معنی پیدا کرنے کے لیے فعل مضارع کے شروع میں باید کہ لگادیتے ہیں یا صرف "ب" داخل کرتے ہیں۔

امر مجہول کے لیے ماضی مطلق کے آخر میں " ہ" لگا کر شود کی گردان زیادہ کردیں امر مجہول بن جائے گا۔

جس فعل پر "ب" داخل ہوا گر اس کے پہلے حرف پر پیش ہے تو "ب" پر بھی پیش پڑھیں، اور اگر پیش نہ ہو تو زیر پڑھیں، اور اسم پر داخل ہو تو زبر پڑھیں۔

گردان امر معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
باید کہ نویسد	باید کہ نویسند	بنویس	بنویسید	باید کہ نویسم	باید کہ نویسیم
چاہئے کہ وہ لکھے	چاہئے کہ وہ لکھیں	تو لکھ	تم لکھو	چاہئے کہ میں لکھوں	چاہئے کہ ہم لکھیں

گردان امر مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
باید کہ نوشتہ شود	باید کہ نوشتہ شوند	نوشتہ شو	نوشتہ شوید	باید کہ نوشتہ شوم	باید کہ نوشتہ شویم
چاہئے کہ وہ لکھا جائے	چاہئے کہ وہ لکھے جائیں	تو لکھا جائے	تم لکھے جاؤ	چاہئے کہ میں لکھا جاؤں	چاہئے کہ ہم لکھیں جائیں

نہی: جس فعل میں کسی کام کے کرنے کا حکم نہ ہو، بلکہ اس کام سے روکا جائے، جیسے مگو (نہ کہہ) مخواں (نہ پڑھ)

واحد حاضر اور جمع حاضر کے صیغوں میں بجائے "ب" کے "م" لگانے سے نہی واحد حاضر اور جمع حاضر بن جاتے ہیں۔ اور باقی صیغوں میں "ن" زیادہ کرتے ہیں اور شروع میں "باید کہ" بھی لگا دیتے ہیں۔ مجہول میں واحد حاضر اور جمع حاضر

کے صیغوں میں ''م شو'' کی گردان ان پر لگائی جائے گی۔ جیسے کردہ مشو (تو نہ کیا جائے) کردہ مشوید (تم لوگ نہ کیے جاؤ)

گردان نہی معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
باید کہ نکند	باید کہ نکنند	مکن	مکنید	باید کہ نکنم	باید کہ نکنیم
چاہئے کہ وہ نہ کرے	چاہئے کہ وہ نہ کریں	تو نہ کر	تم نہ کرو	چاہئے کہ میں نہ کروں	چاہئے کہ ہم نہ کریں

گردان نہی مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
باید کہ نہ کردہ شود	باید کہ نہ کردہ شوند	کردہ مشو	کردہ مشوید	باید کہ نہ کردہ شوم	باید کہ نہ کردہ شویم
چاہئے کہ وہ نہ کیا جائے	چاہئے کہ وہ نہ کئے جائیں	تو نہ کیا جا	تم لوگ نہ کئے جاؤ	چاہئے کہ میں نہ کیا جاؤں	چاہئے کہ ہم نہ کئے جائیں

اردو میں ترجمہ کرو:

اے طالبِ روزی بنشیں کہ بخوری ✿ واے مطلوبِ اَجل مرو کہ جاں نبری ✿ کسے راد شنام مدہید ✿ در بازار ہا ہرزہ مگردید ✿ مرکب تو خیلے غلیظ است ✿ قدرے آپ بریز ✿ جناب آغا قلم تراشم گم شد از ہم درس خود بگیر ✿ باید کہ محمود

ستودہ شود۔ باید کہ ما بہ بانک رویم۔ باید کہ کودکاں بہ بزرگاں سلام کنند۔ شرارت مکن تا سزا نہ دادہ شوی۔ بہ دروسِ خود محنت کنید تا جائزہا دادہ شوید۔

فارسی بناؤ:

سچائی کا راستہ اختیار کرو۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ پاکٹ ماروں سے ہوشیار رہو۔ بنیا سے کوئی چیز ادھار مت خریدو۔ ہم اسلامی تقریبات میں شرکت کریں۔ وہ برنی کے چھتے کو نہ جلائیں۔ تم دار العلوم میں استاذ مقرر کئے جاؤ۔ تمہیں عدالت میں نہ بھیجا جائے۔ تم لوگوں کو فضیلت کی سند دی جائے۔ تعلیم کے زمانے میں خوب محنت کرو۔

درس ۲۴ فعل منفی

اوپر بیان کیا جا چکا کہ جس فعل سے کسی کام کا نہ ہونا یا نہ کرنا معلوم ہو، اسے فعل منفی کہا جاتا ہے۔ جیسے انور نہیں گیا۔ (انور نرفت) شاہد نہیں کھائے گا۔ (شاہد نخواہد خورد)

بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی فعل کے شروع میں "نہ" زیادہ کر دیا جائے تو فعل منفی بن جائے گا، جیسے نہ پسندید (اس نے نہیں پسند کیا) اگر کسی فعل کا پہلا حرف "الف" ہو تو اس وقت "نہ" اور "الف" کے درمیان "ی" کا اضافہ ہوگا جیسے آموخت سے نیاموخت (اس نے نہیں سیکھا)

اردو میں ترجمہ کرو:

اگر آنہا چشم می داشتند اصلاً در چاہ نمی افتادند۔ پدرِ مادرِ شکیل بہ دستگاہ

رئیس دانشکدہ در نرفت ٭ کبک ودراج وحمام کشینز ومیخک وقا قلہ نخوردہ باشند ٭ دفتر نہ نشستہ بود ٭ تو خواہر زادۂ خود را نمی شناختی ٭ من خوشدامنِ خود را نیازاریدم ٭ زوج خواہر، حامد را علم فقہ وعلم حدیث آموختے ٭ ساعت بغلی حرکت نمی کرد ٭ رادیو نہ شنیدہ شدہ باشد ٭ کس از رفیقانِ درس من ناکام نبودے ٭

فارسی بناؤ:

ڈاکٹر نے مریض کو انجکشن نہیں دیا ٭ عطار نے کل دوا نہیں دی ٭ طالب علم محنت سے نہیں گھبراتے ہیں ٭ وہ نازیبا حرکت سے پرہیز نہیں کرتا ہے ٭ کیا آفتاب کل نہیں دکھائی دیا ہوگا ٭ رات کا چور نہیں پہچانا گیا ٭ بکری اپنے بچے کو دودھ نہیں پلاتی تھی ٭ لڑکیاں فحش گوئی نہیں کرتی ہوں گی ٭ میں نے کسی کو برا نہیں کہا ہے ٭ ہم کسی کو تکلیف نہیں دیں گے ٭

درس ۲۵

بیانِ مشتق

مُشتق: وہ اسم ہے جو مصدر یا فعل سے بنا ہو، اس کی مشہور چھ قسمیں ہیں۔
(۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم تفضیل (۴) اسم ظرف (۵) اسم آلہ (۶) حاصل مصدر۔

○ **اسم فاعل**: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات کو بتائے جس کے ساتھ فعل قائم ہو، اور مصدری معنی دے، اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ قیاسی ۲۔ سماعی

○ **قیاسی**: اسم فاعل قیاسی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے بنانے میں

قاعدہ قانون کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ امر کے آخر میں زیر دے کر "ندہ" بڑھادیں تو اسم فاعل کا صیغۂ واحد بن جائے گا اور "ندگان" زیادہ کردیں تو جمع کا صیغہ بن جائے گا، جیسے آشامیدن مصدر سے فعلِ امر "آشام" ہوگا۔ اب اسی پر "ندہ" بڑھادیں تو "آشامندہ" ہوجائے گا یہ ہوگیا اسم فاعل کا صیغہ واحد اور اگر بجائے "ندہ" "ندگان" زیادہ کردیں تو "آشامندگان" ہو جائے گا۔ یہ ہوگیا اس فاعل کا صیغہ جمع، ترجمہ اس طرح کریں گے، آشامندہ، پینے والا۔ آشامندگان، پینے والے۔

○ سماعی: اسم فاعل سماعی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے بنانے میں قاعدہ اور قانون کا لحاظ نہیں ہوتا۔ اس کا دارومدار سننے پر ہے۔ اہل زبان سے جیسا سنا گیا ویسا ہی استعمال کرلیا گیا۔ اسم فاعل سماعی کو اسم فاعل ترکیبی اور صفت مشبہ بھی کہا جاتا ہے۔

عام طور پر درج ذیل طریقوں سے اسم فاعل سماعی بنالیے جاتے ہیں۔

○ امر حاضر کے آخر میں "الف" لگادیتے ہیں جیسے داں سے "دانا" اور کبھی "گار" بڑھادیتے ہیں۔ جیسے پرہیز سے "پرہیزگار" (پرہیز کرنے والا) اور کبھی "ہ" زیادہ کرتے ہیں جیسے استر سے "استرہ" (مونڈنے والا) اور درج ذیل الفاظ بھی اسم کے آخر میں داخل ہوکر معنی فاعلی پیدا کرتے ہیں۔ جیسے "گر" (آہنگر) "مند" (ہوشمند) "وَر" (ہنرور) "ناک" (غمناک) "بان" (مہربان) "آر" (خریدار) "سار" (شرمسار) "یار" (ہوشیار) "مندہ" (شرمندہ) "وار" (امیدوار) "گیں" (شرگیں) "ی معروف" (لشکری)

اسم فاعل سماعی کے بھی دو صیغے آتے ہیں۔ایک واحد۔دوسرا جمع، جیسے پرہیزگار (واحد) پرہیزگاراں (جمع)

اردو میں ترجمہ کرو:

خدا آفرینندۂ ہمہ خلق است ● خرِ بار بر بہ از انسان مردم در ● رسولِ ما حضرت محمد ﷺ شفاعت کنندہ اند ● لشکری خادمِ سلطان می باشد ● عقلمند آں است کہ ہمہ کارہا درست کند ● خدائے تعالیٰ مددگار است ● نیکی کنندہ از بد کنندہ بہتر است ● خوابندہ زیاں کنندہ است ● مار حیوانے زہرناک است ● ما پرستار خدا ایم ● وکافراں بت پرست اند ●

فارسی بناؤ

والدین کی خدمت کرنے والا کامیاب ہوتا ہے ● پیدا کرنے والا روزی بھی دیتا ہے ● بھینس اور بکری چرنے والے جانور ہیں ● فتنہ برپا کرنے والا نیکوں میں شمار نہیں کیا جاتا ● علم دین سیکھنے والا خدا کا مقبول بندہ ہے ● ہم جھوٹ بولنے والے آدمی نہیں ● سستی کرنے والے کامیاب نہیں ہوتے ● زیادہ کھانے والوں کی عزت نہیں ہوتی ● بھیک مانگنے والا لوگوں کی نگاہ میں ذلیل ہوتا ہے ● ہم رسول اللہ کی غلامی کرنے والے ہیں ●

درس ۲۶ اسم مفعول

○ **اسم مفعول:** وہ اسم مشتق ہے جس پر فعل واقع ہو۔اسم فاعل کی طرح اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔قیاسی اور سماعی، اسم مفعول قیاسی کے بنانے میں

قاعدے کی رعایت ہوتی ہے۔اور سماعی کے لیے کوئی مستقل قاعدہ نہیں ہوتا۔

○ اسم مفعول قیاسی: بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب پر "ہ" بڑھا دیا جائے تو اسم مفعول کا صیغہ واحد بن جائے گا۔جیسے پخت سے "پختہ" (پکا ہوا) اور اگر ماضی مطلق کے آخر میں بجائے "ہ" کے "گان" بڑھا دیا جائے تو جمع کا صیغہ بن جاتا ہے جیسے آموخت سے " آموختگاں" (سیکھے ہوئے) اور کبھی "ہا" بھی زیادہ کرتے ہیں۔جیسے آفرید سے آفریدہا (پیدا کئے ہوئے)

○ اسم مفعول سماعی: بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ امر حاضر کے آخر میں "ہ" لگا دیتے ہیں۔جیسے "پذیر" سے "پذیرہ" (قبول کیا ہوا)

کبھی امر حاضر اور ماضی مطلق کے آگے اسم نکرہ لگا دینے سے بنتا ہے، جیسے مصلحت آمیز اور نیم برشت۔

کبھی امر حاضر کے آخر میں "الف، نون" حالت بتانے کے آتا ہے، جیسے گریاں (روتا ہوا) اور کبھی ماضی کے آخر میں "ار" لگانے سے جیسے گرفت سے گرفتار (پکڑا ہوا)

اردو میں ترجمہ کرو:

شنیدہ کے بُود مانندِ دیدہ ٭ افسردہ دلے افسردہ کند انجمنے را ٭ از ظرف شکستہ صدائے برنمی آید ٭ قزاقاں چوں میوہ ہاے تروتازہ دیدند و باغباں را خفتہ یافتند دست تاراج کشادہ بے باکانہ میوہ ہاے رسیدہ و شیریں رامی خوردند ٭ وآنچہ

نورس و ترش بود بہ خیابانہا می انداختند ٭ دریں بین باغباں بیدار شد ایشاں رادیدہ بخود گفت مرا باید کہ بتدبیر وحیلہ ایشاں رامقاومت نمایم ٭

فارسی بناؤ:

آدھا پکا ہوا انڈا فائدہ مند ہوتا ہے ٭ مرغے کا گوشت بھنا ہوا نہیں تھا ٭ راستے میں گرا ہوا سامان مت اٹھاؤ ٭ سوتا ہوا بچہ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے ٭ سانپ کا کاٹا ہوا سوئے بچھو کا کاٹا ہوا روئے ٭ کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آتا ٭ سویا ہوا سوئے ہوئے کو کب بیدار کر سکتا ہے ٭ عالم کے لڑکے نے بہت سی کتابیں جمع کر رکھی ہیں ٭ میرا لکھا ہوا سب لوگ پڑھتے ہیں ٭ رسول، اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہوتے ہیں ٭ ساری چیزیں پیدا کی گئی ہیں ٭

درس ۲۷

اسم تفضیل

○ اسم تفضیل: وہ اسم مشتق ہے جس سے اسم فاعل کے اندر معنی کی زیادتی ہو۔

اسم تفضیل بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اسم فاعل کے آخر میں ''تر'' لگادیں، اسم تفضیل کا صیغہ واحد بن جائے گا۔ اور جمع کا صیغہ بنانے کے لیے اسم تفضیل صیغہ واحد پر ''ان'' بڑھادیں اسم تفضیل جمع کا صیغہ بن جائے گا، جیسے ''پرندہ'' اسم فاعل سے ''پرندہ'' تر (زیادہ اڑنے والا) پرندہ تراں (زیادہ اڑنے والے) اور کبھی اسم فاعل کے شروع میں ''بسیار'' لگاتے ہیں۔ جیسے ''بسیار خوابندہ'' (زیادہ سونے والا)

۵۔اسم ظرف: وہ اسم مشتق ہے جس سے کسی کام کی جگہ یا وقت معلوم ہو جس سے جگہ معلوم ہو اس کو ظرف مکان، اور جس سے وقت معلوم ہو اس کو ظرف زمان کہتے ہیں جیسے آرام گاہ (آرام کی جگہ، یا آرام کا وقت)

بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اسم کے بعد "کدہ"، "لاخ"، "ستان"، "زار" بڑھا دیا جائے جیسے آتش کدہ، (آگ کی جگہ) سنگلاخ (پتھریلی زمین) بوستان، (خوشبو کی جگہ) چمن زار (باغ)

کبھی مصدر کے آخر میں "گاہ" لگا دیتے ہیں۔ "گاہ" کا ترجمہ وقت اور جگہ دونوں کیا جاتا ہے۔ جیسے "خواندن گاہ" (پڑھنے کی جگہ، یا پڑھنے کا وقت) اور کبھی ماضی مطلق کے آخر میں بڑھا دیتے ہیں، جیسے نشستگاہ (بیٹھنے کی جگہ) اور کبھی کبھی حاصل مصدر کے آخر میں لگاتے ہیں، جیسے دانش گاہ (علم کی جگہ) کبھی امر کے پہلے کسی اسم کو ملا دیا جاتا ہے، جیسے زرخیز۔

اردو میں ترجمہ کرو:

برادر آں خنداں تر است ٭ کبوتراں پرندہ تراں اند ٭ ماجد و ساجد بسیار خوابندگاں اند ٭ مدرسۂ من چمن زار جنت است ٭ در گلستاں گلہا می بویند ٭ از درسگاہِ اسلامی علما و حفاظ تہیہ کردہ می شوند ٭ ابراہیم علیہ السلام را در آتش کدہ انداختہ شدہ بود ٭ صبح گاہ از بستر برخیز و نماز فجر ادا کن ٭ شبان گاہ طالبان خواندۂ دانش گاہ یاد می کنند ٭ زمینِ اتر پردیش قدرے ہموار است و قدرے سنگلاخ ٭ طفلانِ نیک بامداداں صبحانہ کردہ بہ دبستان خود می روند ٭ و رئیس دبستاں را سلام کردہ بہ کتاب مشغول شوند ٭

فارسی بناؤ:

عید گاہ میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی جاتی ہے * مندر ہندوں کے پوجا کرنے کی جگہ ہے * گدھ بہت اوپر اڑنے والا پرندہ ہے * سانپ بہت زہریلا جانور ہے * جب صبح کے وقت پرندے چہچہاتے ہیں تو بھلا معلوم ہوتا ہے * پاگل خانہ کو فارسی میں ''تیمارستان'' کہتے ہیں * ڈاکٹر فنِ جراحی میں بہت ہوشیار ہیں * مسلمان قرآن سے بہت محبت رکھتے ہیں * لیکن اس پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں * سونے کے وقت درود شریف پڑھنا بہتر ہے * اللہ تعالیٰ کی یاد ہر جگہ اور ہر وقت کرنی چاہیئے * مالداروں کے محلات عیش وعشرت کی جگہیں ہیں *

تمرین

مذکورہ بالا فارسی اور اردو کے فقروں میں سے اسم تفضیل اور اسم ظرف پہچان کر اپنی اپنی کاپیوں میں لکھو۔

درس ۲۸ اسم آلہ

اسم آلہ: وہ اسم مشتق ہے جس سے کوئی اوزار سمجھ میں آئے۔

اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ عام طور سے درج ذیل طریقوں سے بنالیا جاتا ہے۔

فعل امر صیغہ واحد حاضر کے شروع میں کوئی اسم زائد کردیتے ہیں۔ جیسے تراشیدن مصدر سے امر حاضر کا صیغہ ''تراش'' ہوا۔ اب اس سے پہلے اسم ''قلم''

بڑھا دیا گیا ''قلم تراش'' ہو گیا یہ صورت اسم آلہ کی بن گئی۔ اب ''قلم تراش'' کا ترجمہ کرینگے قلم بنانے کا اوزار، یعنی ''چاقو'' ایسے ہی ''سر پوش'' (ڈھکنا) ''آتش گیر'' (چمٹا) ''رُومال'' (رومال) وغیرہ اسم آلہ ہیں۔

اور کبھی امر واحد حاضر کے صیغہ کے آخر میں ''ہ'' زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے کوفتن مصدر سے فعل امر واحد حاضر ''کوب'' ہے۔ اس پر ''ہ'' بڑھا دیا گیا تو ''کوبہ'' اسم آلہ ہو گیا۔ اس کا ترجمہ ہو گیا، کوٹنے کا اوزار یعنی ''مونگری''۔ ''استرہ'' (مونڈنے کا اوزار) ''تابہ'' (توا) وغیرہ۔

○ **حاصل مصدر:** وہ اسم مشتق ہے جس سے مصدر کا نتیجہ اور خلاصہ معلوم ہو، اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں، حاصل مصدر سب کے سب سماعی ہوتے ہیں۔ چند قاعدے لکھے جاتے ہیں انہیں یاد کر لینا چاہئے۔

○ امر پر ''ش'' بڑھانے سے جیسے دانش (سمجھ)

○ صیغۂ امر حاضر ہی حاصل مصدر کا معنی دیتا ہے جیسے درخش، (چمک)

○ کبھی ماضی مطلق کا صیغہ حاصل مصدر کا معنی پیدا کرتا ہے جیسے گفت، داد۔

○ کبھی امر حاضر کے آخر میں ''اک'' زیادہ کرنے سے جیسے پوشاک، خوراک

○ کبھی اسم کے آگے ''امر'' بڑھانے سے جیسے دسترس، خونریز۔

○ ماضی مطلق اور ''امر کے ملنے سے، جیسے گفتگو، جستجو، کشتکار۔

○ ماضی مطلق کے آخر میں ''ار'' بڑھانے سے، جیسے گفتار، رفتار، دیدار۔

اردو میں ترجمہ کرو:

دلاک موے سر را از استرہ خواہد استرد ۔ احمد دستمال را از کانپور خرید۔ برتابہ نان پختہ می شود۔ حرارت پیما را بزبان اردو تھرمامیٹر می گویند۔ ہوا پیما را در عربی طیارہ و بزبان اردو ہوائی جہاز می گویند۔ بشر بہ آگاہی و کردارِ خود شناختہ می شود۔ برائے ما بہتر است کہ گفتگوے سنجیدہ می کنیم۔ حامد! ازیں رفتار کجا می روی۔ صبوری ترا کامگاری دہد۔ زرنج و بلا رستگاری دہد۔ گلِ چراغ را بہ گلگیر درست کن تا روشنی دہد۔

فارسی بناؤ:

جھاڑو کی قیمت پوچھ کر بتاؤ۔ گرمی سخت ہے ایک پنکھا لاؤ۔ میں بزرگوں کی زیارت کرنے جاؤں گا۔ تلاش و جستجو کے بعد بھی تمہارا پتہ نہیں چلا۔ کھیتی ایک بہترین ذریعہ معاش ہے۔ خرید و فروخت میں دیانت چاہئے۔ کسی کی بیجا تعریف کرنا اچھا نہیں۔ چمڑے کا جوتا خوبصورت ہے۔ پنکھا کو بادکش، اور بادزن کہا جاتا ہے۔ لنگی کی قیمت اَسی روپئے ہے۔ میرے لیے ایک قلمدان خرید دیجئے۔ دانائی اور عقلمندی انسان کے لیے ہنر ہے۔

درس ۲۹ حال، ذوالحال

○ **حال:** جس سے فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت معلوم ہو، اسے حال کہتے ہیں۔

○ **ذوالحال:** وہ فاعل یا مفعول ہے جسکی حالت بیان کی جائے مثلاً سعید خنداں آمد (سعید ہنستا ہوا آیا) اس مثال میں سعید "ذوالحال" اور خنداں (ہنستا ہوا) "حال" ہے۔ اس لیے کہ خنداں سعید کی حالت بیان کر رہا ہے۔

بنانے کا قاعدہ: اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں، عام طور سے امر حاضر کے آخر میں "الف نون" بڑھا دیتے ہیں، جیسے دویدن مصدر سے فعل امر "دو" ہوا۔ اب اس کے آگے "ا+ن" بڑھا دینے سے "دواں" ہوا۔ اگر ہمیں کہنا ہو کہ "سالم دوڑتا ہوا آیا" تو اس کو فارسی میں یوں کہا جائے گا۔ "سالم دَواں آمد"۔

اردو میں ترجمہ کرو:

پسرِ اجمل از مدرسہ خنداں می آید ٭ برادرِ شکیل بہ پست خانہ دواں میرود ٭ اقبال و سلیم افتاں و خیزاں کجا میروند ٭ آناں خراماں خراماں بباغ میروند ٭ یارانِ شما جہاں می بازند ٭ کلیم چاکر خودر ازناں می آورد ٭ تو ترساں ترساں توے ہتل داخل شدی ٭ دختراں فرحاں فرحاں از ریستوران می آیند ٭ توپ غلطاں غلطاں در باغچۂ ہمسایہ رسید ٭ خورشید تاباں در ابر روپوش شد ٭ آں خسپاں از بنارس تا الہ آباد رفت ٭ اوشاں خروشاں بہ گار رمیدند ٭ شیر غراں از غار آمد و بر آہو حملہ کرد ٭

فارسی بناؤ:

طارق گرتے پڑتے اپنے استاذ کے پاس گیا ٭ دریائے گھاگرا شور کرتے ہوئے بہتا ہے ٭ وہ کھیلتا ہوا بازار جا رہا تھا ٭ شاکر دوڑتا ہوا آیا اور چلاتے ہوئے گیا ٭ میں نے طلبہ کو پڑھتے ہوئے دیکھا ٭ کچھ ہنستے اور کچھ روتے چلے آرہے ہیں ٭ پیاسا کوا اڑتا ہوا آیا اور پیالہ کے قریب بیٹھ گیا ٭ میں نے انڈے کو ابلتے ہوئے دیکھا ٭ وہ چراتے ہوئے پکڑا گیا ٭ مسافر دوڑتے دوڑتے آیا اور گاڑی پر سوار ہو گیا ٭ تم آلو، پالک اور شلجم کھاتے ہوئے دیکھے گئے ٭

درس ۳۰ موصول، صلہ

اسم موصول وہ نامکمل اسم ہے کہ جب تک اس کے ساتھ کوئی جملہ نہ ملایا جائے اس کا معنی سمجھ میں نہ آئے، اور جو جملہ اسم موصول کے بعد آتا ہے، اسے صلہ کہتے ہیں، جیسے جس نے پڑھا وہ میرا بھائی ہے"۔ اس مثال میں "جس نے" اسم موصول، اور "پڑھا" صلہ ہے۔ فارسی میں یوں کہیں گے" آنکہ خواند برادر من است" اس مثال مں " آنکہ" اسم موصول ہے اور خواند "صلہ" ہے۔

اسمائے موصولہ یہ ہیں۔ ہر کہ، ہر آنکہ، آنانکہ، آنچہ، ہر آنچہ، اگر کسی اسم کے آخر میں یائے مجہول لگا دی جائے اور اس کے بعد لفظ "کہ" ہو تو وہ بھی اسم موصول ہوتا ہے۔ جیسے "مردیکہ" اور جس اسم پر لفظ "آں" ہو اور اس کے بعد "کہ" وہ بھی اسم موصول ہوتا ہے۔ جیسے "آں کس کہ"۔

اردو میں ترجمہ کرو:

ہر کہ تعلیم می یابد کامیاب شود ٭ ہر کہ نیکاں را آزارد خدا از وانتقام می گیرد ٭ مومنے کہ بہ رسول خدا ملاقات کرد و بر حال ایماں وفات یافت اورا صحابی گویند ٭ خدا آں کہ آفتاب و ماہتاب و ہمہ جہاں را آفرید ٭ ہر چہ برادرش خواند او ہم می خواند ٭ ہر کہ تکبر می کند برباد می شود ٭ ہر چہ دیدی احمد را بگو ٭ ہر کہ بر رسالت مآب یک بار درود خواند خداوند تعالیٰ بروے دہ بار رحمت کند ٭ آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ٭ در جہل مرکب ابدالدّہر بماند ٭

فارسی بناؤ:

جو نیک ہیں دشمن کو بھی تکلیف نہیں دیتے ❁ جو لوگ کہ زیادہ مالدار ہیں زیادہ لالچی ہیں ❁ جو لوگ بچوں کو تعلیم نہیں دیتے وہ ان کی زندگی سے کھیلتے ہیں ❁ جس مسلمان نے صحابہ سے ملاقات کی اور ایمان کی حالت میں انتقال ہوا اسے تابعی کہتے ہیں ❁ جنہوں نے قرآن حفظ کیا انہیں حافظ کہتے ہیں ❁ وہ ٹوپی جو میز کے اوپر ہے زید کی ہے ❁ وہ لڑکا جو اسٹیشن پر ہے میرا ساتھی ہے ❁ وہ چیز جو دسترخوان پر ہے مکھن ہے اور وہ جو پلیٹ میں ہے پالک ہے ❁ جس نے مجھے خط لکھا میں نے اس کو جواب دیا ❁ یہ وہ کتاب نہیں جو تم نے خریدی ہے ❁ جو یہاں سے گئے وہ خوش رہے ❁ جو شخص کہ خدا سے ڈرتا ہے وہ ظلم نہیں کرتا ❁

درس ۳۱ استثنا، مستثنیٰ، مستثنیٰ مِنہ

چند چیزوں سے کسی ایک چیز کو علاحدہ کر دیا جائے، تو جس چیز سے علاحدہ کیا جائے اسے مُستثنیٰ منہ، جس چیز کو الگ کیا جائے اسے مُستثنیٰ کہا جاتا ہے۔ اور جس چیز کے ذریعہ الگ کیا جائے اسے حرفِ استثنا کہا جاتا ہے۔ فارسی میں حروف استثنا دو ہیں۔ ''مگر'' اور ''جزء'' عربی کا حرف استثنا ''الا'' بھی فارسی میں استعمال ہوتا ہے۔

''ہمہ دوستاں آمدند مگر زید'' اس مثال میں ''ہمہ دوستان''، مُستثنیٰ منہ ''زید مستثنیٰ'' اور ''مگر'' حرف استثنا ہے۔

سب دوست آئے مگر زید نہیں آیا۔'' قاعدے کے حساب سے اس جملے کی

فارسی یوں ہوگی کہ "ہمہ دوستاں آمدند مگر زید نیامد" لیکن مستثنیٰ، اور مستثنیٰ منہ کا حکم باعتبار فعل چونکہ ایک ہی ہے۔ اس لیے "مگر زید" کے بعد "نیامد" کہنے کی ضرورت نہیں۔

کبھی مستثنیٰ منہ محذوف ہوتا ہے، جیسے "نیامد بمن جز خالد" (میرے پاس خالد کے علاوہ کوئی نہیں آیا) اصل عبارت یوں ہونی چاہیئے۔ نیامد کسے بمن جز خالد "خالد" مستثنیٰ ہے۔ اور "کسی" مستثنیٰ منہ، جو اوپر والی عبارت میں محذوف ہے۔

اردو میں ترجمہ کرو:

مہمان عزیز است مگر تا سہ روز ٭ کس نخارد پشت من جز ناخنِ انگشت من ٭ صحبت نیکاں بگیر مگر صحبت بدَاں ٭ ہمہ طفلاں برائے نماز کردن رفتند مگر شاکر ٭ مرا شدید رنج وغم است کہ ہمہ طالبان کامیاب ہستند مگر تو ٭ گوسفند ہارا کسے نہ بُرد بجز آں گرگ ٭ نخورد بہ شما بجز اکرم ٭ ہمہ مرد ماں فٹ بال (کرہٗ پا) می بازند مگر مرد پیر ٭ ہمہ کارہا کن بجز کارہائے بد ٭ پول کاغذی کسے رامدہ اِلا کریم ٭

فارسی بناؤ:

اے آدمی گیہوں کے علاوہ سب چیزیں کھا ٭ ہمارے پاس تیرے علاوہ کوئی شریر لڑکا نہیں آیا ٭ میں نے زید کے علاوہ کسی کو نہیں مارا ٭ محمود کی شادی میں سوائے زید کے سب کو دعوت نامے دیے گئے ٭ میں اخروٹ کھاؤں گا مگر ناسپاتی نہیں کھاؤں گا ٭ اسلام کے علاوہ سارے مذاہب باطل ہیں ٭ سوتی کے علاوہ کوئی کپڑا نہ پہنو ٭ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ٭

درس ۳۲

ندا، منادیٰ

جس حرف کے ذریعہ کسی کو پکارا جائے اسے حرف ندا کہتے ہیں۔ اور جس کو پکارا جائے اسے منادیٰ کہتے ہیں۔

فارسی میں حرف ندا دو ہیں۔ "اے" اور "الف" اے شروع میں استعمال ہوتا ہے۔ اور الف آخر میں، جیسے "اے کریم" اور "کریما"۔ پہلی مثال میں اے حرف ندا، اور کریم منادیٰ ہے، دوسری مثال میں کریم منادی، اور "الف" حرف ندا ہے۔

اردو میں ترجمہ کرو:

اے سیر ترا نانِ جویں خوش نماید ⊙ خداوندا بر حال مسلماناں رحم کن

کریما بہ بخشائے برحال ما | کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا
دلا گر خرد مندی و ہوشیار | مکن صحبت جاہلاں اختیار

اے پسر ہرگز مخور نانِ بخیل ⊙ در انجیل آمدہ است کہ اے فرزند آدم اگر تو نگری دہمت مشتغل شوی بمال از من، واگر درویش کنمت تنگدل نشینی، پس حلاوت ذکر من کجا دریابی وعبادت من کے شتابی ⊙ اے طالب روزی بنشیں کہ بخوری واے مطلوب اجل مرو کہ جاں نہ بری ⊙

فارسی بناؤ:

اے پروردگار عالم ہمیں اسلام پر قائم رکھ ⊙ نیک راستے پر چلنے کی توفیق دے اور برائیوں سے بچا ⊙ اے سلیم نوکر سے کہہ دو کہ گائے کو بھوسا اور کھلی ڈال دے اس کے بعد گوبر ہٹا دے ⊙ اے سہیل! آج ربیع الاول کی بارہویں تاریخ ہے ⊙ آج ہی ہمارے آقا جناب محمد رسول ﷺ پیدا ہوئے ⊙ میرا خیال ہے کہ اس

مبارک دن میں جشن منایا جائے ❁ اے بھائی! مرغا، مرغی، ہلدی، دھنیا وغیرہ خرید لاؤ ❁ ابھی میں ندی سے نہا کر آتا ہوں ❁ اے بچو! کسی کو ہرگز گالی مت دو اچھے لڑکے گالی نہیں دیتے ❁

درس ۳۳ افعال وجوبی

ایسا فعل جس میں مجبوری اور دباؤ کا اظہار ہو، جیسے تجھے کہنا پڑے گا۔ انہیں پڑھنا پڑے گا وغیرہ۔ ایسے جملوں کو فارسی میں منتقل کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے زمانے کے لحاظ سے "واجب است" یا "لازم بود" وغیرہ رکھا جائے، اس کے بعد فعل اصلی مضارع کی شکل میں لایا جائے۔ مثلاً: "تجھے کہنا پڑے گا" کی فارسی یوں بنائیں گے "بر تو واجب است کہ بگوئی"۔ اور "مجھے جانا پڑا" اس جملے کو یوں ادا کریں گے "بر من لازم بود کہ روم"۔

اردو میں ترجمہ کرو:

بر تو واجب است کہ روزانہ صبح از قرآن مجید یک پارہ بخوانی ❁ بر مسلمانان واجب است کہ روزانہ نماز پنجگانہ ادا بکنند ❁ بر شما واجب است کہ در امتحان شش ماہی نمرۂ اعلیٰ حاصل بکنید ❁ بر وشاں لازم بود کہ از بانک باز آیند ❁ بر ملازمان لازم بود کہ در موسم برشگال ہم کار کنند ❁ بر ما لازم بود کہ در ایام تعطیل بہ دانش کدہ ہم رویم ❁ بر اولاد واجب است کہ اطاعت والدین بکنند ❁ بر ما واجب است کہ روزانہ در ساعت خود کوک بکنیم ❁ بر مریضاں واجب است کہ از چیزہائے بسیار پرہیز بکنند ❁ بر فرمان دار لازم بود کہ در علاقۂ فساد زدہ رود ❁

فارسی بناؤ:

سارے طلبہ کو مسجد میں جانا پڑے گا ❁ تمہیں پرنسپل کا حکم ماننا پڑے گا ❁ اس کو

پڑوسیوں کی عزت کرنی پڑے گی۔ سلمہ کو اپنے گھر کا کام خود کرنا پڑتا ہے۔ سردی کی وجہ سے مجھے رضائی اوڑھنی پڑی۔ بنیا کو خراب سامان واپس کرنا پڑا۔ فوجیوں کو میدان جنگ میں لڑنا پڑا۔ تمہیں ہر حال میں سبق سنانا پڑے گا۔ ذمہ داروں کو اپنے ماتحتوں پر سختی کرنی پڑے گی۔ صحت کے لیے انہیں روزانہ دوڑنا پڑے گا۔ عید کے روز صدقہ فطر ادا کرنا پڑتا ہے۔

درس ۳۴ آغازیدن اور گرفتن کا استعمال

وہ پڑھنے لگا، میں جانے لگا۔ اردو میں جب اس قسم کے جملے آئیں تو اس کا ترجمہ آغازیدن یا گرفتن کی مدد سے کرنا چاہیئے۔ وہ اس طرح کہ فعل اصلی کو مصدر کی شکل میں رکھیں اور آغازیدن یا گرفتن کو ماضی مطلق کی شکل میں جیسے وہ پڑھنے لگا اس جملے کو فارسی میں یوں ادا کریں گے۔ ''او خواندن گرفت'' میں جانے لگا۔ من رفتن آغازیدم۔

اردو میں ترجمہ کرو:

مؤذن اذان دادن گرفت۔ مصلیان بجانب مسجد رفتن آغازیدند۔ طیور در باغ نغمہ سنجی کردن گرفتند۔ شما از مسکیناں رشوہ گرفتن آغازیدید۔ من از مدیر ماہنامہ اشرفیہ گفتگو کردن گرفتم۔ رئیس دانش کدہ از من سوالات کردن گرفت۔ پسر احمد بزبان فصیح فارسی گفتن آغازید۔ طالبان جفاکش بزبان عربی مقالہ نوشتن گرفتند۔ ایں طفلاں آہنگ در خواندن کوشیدن گرفتند۔ او یکا یک در شب ہراسیدن گرفت۔ تو بر من بلا وجہ چرا شوریدن گرفتی۔

فارسی بناؤ:

آج صبح ہی سے بارش ہونے لگی۔ ہوائی جہاز فضا میں اڑنے لگا۔ لڑکے
میدان میں فٹ بال کھیلنے لگے۔ دونوں فوجوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہونے
لگی۔ میڈیکل کالج میں داخلہ ہونے لگا۔ زرینہ مہمانوں کے لیے چائے بنانے لگی
۔ مچھلیاں کیوں اوپر تیرنے لگیں۔ میں نماز پڑھنے لگا اور حامد تلاوت قرآن کرنے
لگا۔ اب طلبہ سالانہ امتحان کی تیاری کرنے لگے۔ خالد کو امرود کھانے کی وجہ سے
کھانسی آنے لگی۔ لڑکے تعطیل کلاں میں گھر کو روانہ ہونے لگے۔

درس ۳۵ توانستن (سکنا) کا اِستعمال

ایسے افعال جو یہ بیان کریں کہ فاعل کے اندر فلاں کام کرنے کی طاقت
یا سکت ہے یا نہیں، ایسے جملے ”توانستن“ کی مدد سے بنائے جاتے ہیں۔ اس کی
حیثیت ”فعل معاون“ کی ہوتی ہے۔

بنانے کا قاعدہ: ماضی یا حال کے اعتبار سے توانستن کو ماضی مطلق یا
فعل حال کی شکل میں پہلے رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد فعلِ اصلی ماضی مطلق کی
شکل میں استعمال کرنا چاہیئے، اگر ہمیں یہ کہنا ہو کہ ”میں نہ جا سکا“ تو اس کو فارسی
میں یوں کہیں گے ”من نہ توانستم رفت“۔ اور اگر یہ کہنا ہو کہ ”وہ دریا میں کود سکتا
ہے“۔ تو اس کی فارسی اس طرح بنائیں گے۔ اودر رود تواند جست“

اردو میں ترجمہ کرو:

بیمار چناں ضعیف بود کہ تا بیمارستاں نتوانست رفت۔ آیا می توانی بہ فارسی

حرف زنی۔ آدمی تواند کہ بیاید۔ من نتوانستم خورد۔ مُور خاک رانتوانست بُرد ۔ من می توانم کہ اورازنم۔ آں پیرمرد بخود نمی تواند خورد۔ من بفارسی توانم گفت ۔ آیا تو مرا قرض توانی داد۔ خواہر سلمان طعامہائے گوناگوں می تواند پخت ۔ دیروز شہربان نہ توانست آمد۔

فارسی بناؤ:

میں رات کو کھانا نہیں کھاسکا۔ اہل ملک سے اپنے وطن کی حفاظت نہ ہوسکی ۔ کیا بکر ہمیں شکست دے سکتا ہے۔ نہیں! وہ ہمیں کبھی بھی شکست نہیں دے سکتا۔ تم کو میونسپلٹی کا چیرمین نہیں چنا جاسکا۔ کتے کا بچہ نہیں ڈر سکا۔ ساجدہ کل اپنی آنکھوں سے اپنے بھائیوں کو دیکھ سکی۔ وہ اسکول نہیں جاسکا کیوں کہ اس کی سائیکل خراب ہے۔ دلدار کو ایسی بیماری ہوئی کہ کوئی ڈاکٹر اسے پہچان نہ سکا۔ وہ میٹرک کے امتحان میں کامیاب نہ ہوسکا۔ تم لوگ اپنے ماتحتوں کی دیکھ بھال نہیں کرسکتے۔ میں شراب نہیں پی سکتا۔

درس ٣٦ گزاشتن (چھوڑنا) کا اِستعمال

مصدر گزاشتن کا استعمال ان جملوں میں کیا جاتا ہے جن میں کسی کام کے کرنے کی اجازت دی گئی ہو۔

بنانے کا قاعدہ: جملہ جس زمانے سے متعلق ہو تو جملے کے شروع میں مصدر گزاشتن سے وہ فعل بنا کر استعمال کریں۔ اس کے بعد آخر میں صیغہ کا لحاظ کرتے ہوئے فعل اصلی کا استعمال مضارع کی شکل میں کریں، اگر یہ کہنا ہو کہ "مجھے بازار جانے دو" تو فارسی میں اس جملے کو اس طرح ادا کریں گے۔ "بگزار کہ

من بیازار اروم" اور اگر یہ کہنا ہو کہ "تم نے طارق کو پڑھنے نہیں دیا" تو اس جملے کی فارسی یوں بنائیں گے۔ شما نگزاشتید کہ طارق خواند۔

اردو میں ترجمہ کرو:

ہمسایہا نمی گزارند کہ ما بخوریم ٭ بگزار کہ از دشمنانِ اسلام انتقام گیرم ٭ بگزارید کہ او با احمد بمَضطَبَہ رود ٭ شما نگزاشتید کہ من ادارۂ پست بروم ٭ بگزار کہ بازندگانِ فٹ بال بازی کنند ٭ آناں نگزارند کہ من از مدیرِ مجلّہ مشاورت کنم ٭ ما نگزاشتیم کہ رئیس دانش کدہ رشوہ گیرد ٭ تو نگزاشتی کہ عائشہ نماز خواند ٭ نسیم را بگزار کہ او خدمت استاد کند ٭ بگزار کہ طفلاں خربزہ و ہندوانہ خورند ٭ ترا نخواہم گزاشت کہ دریں آفتاب بخانہ روی ٭ بگزار تا ساعت خود را کوک کنم ٭

فارسی بناؤ:

کوثر کو نماز پڑھنے دو ٭ انور کو گالی نہ بکنے دو ٭ مجھے چڑیا گھر جانے دو ٭ اسے بندوق چلانے دو ٭ اور مجھے اسٹیمر چلانے دو ٭ اسٹیشن ماسٹر کو آرام کرنے دو ٭ خرم کو آج سگریٹ نہ پینے دو ٭ انہیں صبح سے شام تک کام کرنے دو ٭ چپراسی کو گھنٹی بجانے دو ٭ شور و غل نہ کرو مجھے سکون سے پڑھنے دو ٭ شکاریوں نے کہا شیر کو بھاگنے کا موقع نہ دو ٭ مسہری پر مچھروں کو آنے نہ دو ٭

درس ۳۷

شرط و جزا

اگر دو جملوں میں ایک کو دوسرے کا سبب ٹھہرایا جائے تو جس کو سبب ٹھہرایا جائے اس کو "شرط" اور جس کا سبب ٹھہرایا اس کو "جزا" کہتے ہیں۔ حروف شرط یہ ہیں:

اگر، گر، وگر، ور، ار، ہر گہ، ہرگاہ، چوں، چو، ۔۔۔ یہ حروف جن دو جملوں پر داخل ہوں گے ان میں سے پہلے کو شرط، اور دوسرے کو جزا کہیں گے، جیسے "اگر

زید ترا سلام خواہد کرد من خواہم کرد'' اس جملہ میں دراصل دو جملے ہیں۔ پہلا جملہ ''زید ترا سلام خواہد کرد'' اور دوسرا جملہ ''من خواہم کرد'' ہے تو اس جملہ میں ''اگر'' حرف شرط زید ترا سلام خواہد کرد ''شرط'' اور من خواہم کرد ''جزا'' ہے۔

اردو میں ترجمہ کرو:

اگر بیماراں دوا خوردندے شفا یافتندے ٭ اگر گنہ گار نادم شدے خدا ایش آمرزیدے ٭ جوہرا گر در خلاب افتد ہماں نفیس است وغبار اگر بر فلک رود ہما خسیس است ٭ ہر گاہ مرا طلب کنی خواہم آمد ٭ چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیروں شو ٭ خر ار جُل اطلس بپوشد خر است ٭

نیم نانے گر خُورد مردِ خدا	بذل درویشاں کند نیمے دگر
کس نیاید بزیر سایۂ بوم	ور ہُما از جہاں شود معدوم
اگر چرخ گردد بکامِ بخیل	ور اقبال باشد غلام بخیل
وگر در کفش گنج قاروں بُود	وگر تابعش ربع مسکوں بَود
نیرزد بخیل آنکہ نامش بُری	وگر روز گارش کند چاکری
بخیل ار بود زاہد و بحر وبر	بہشتی نباشد بحکم خبر

فارسی بناؤ:

اگر آسمان نہ ہوتا تو زمین بھی نہ ہوتی ٭ اگر تو وقت پر وہاں نہ پہونچتا تو کیا کرایا غارت ہو جاتا ٭ اگر تم علم حاصل کرتے تو دنیا میں مشہور ہو جاتے ٭ اگر تو میری بات سنتا تو قیمتی وقت ہاتھ سے نہ جانے دیتا ٭ اے شخص! اگر تو عاجزی سے پیش آئے گا تو ساری مخلوق تیری دوست ہو جائے گی ٭ اگر میں لکھنؤ جاتا تو ریڈیو اسٹیشن دیکھتا ٭ اگر حاکم قیدیوں کو چھوڑ دیتا تو وہ بہت خوش ہوتے ٭ اگر شکیل ورزش کرتا تو بیمار نہ ہوتا ٭ اگر وہ کوشش کرتے تو چیف انجینیر ہوتے ٭

درس ۳۸ محاورات فارسی

۱۔آزمودن را آزمودن جہل است	آزمائے ہوئے کو آزمانا بیوقوفی ہے۔
۲۔از ما کشیدن، بشما بخشیدن۔	خالد کی پگڑی حامد کے سر۔
۳۔از بیضہ خاکی چوزہ نزاید۔	گندے انڈے سے بچہ نہیں نکلتا۔
۴۔از یک گل بہار می شود۔	ایک پھول سے بہار پیدا ہو جاتی ہے۔
۵۔بہ شہر خویش ہر کس شہر یار است۔	ہر شخص اپنے شہر میں بادشاہ ہے۔
۶۔بزرگی بعقل است نہ بسال۔	بزرگی عقل سے ہوتی ہے نہ کہ عمر سے۔
۷۔پائے چراغ تاریک است۔	چراغ تلے اندھیرا۔
۸۔تانہ باشد چیزکے مردم نہ گویند چیزہا۔	آگ بن دھواں کہاں۔
۹۔جائے گل گل باش، وجائے خار خار۔	جیسا دیس ویسا بھیس۔
۱۰۔جور استاذ بہ زمہر پدر۔	استاذ کی سختی باپ کی محبت سے بہتر ہے
۱۱۔چوں میداں فراخ است گوے بزن۔	موقع ہے کام کرو۔
۱۲۔حریف را حریف می شناسد۔	دشمن دشمن کو پہچانتا ہے۔
۱۳۔حلوہ خوردن را روی باید۔	یہ منہ اور مسور کی دال۔
۱۴۔خضر صورت، شیطان سیرت	منہ کا میٹھا، دل کا کالا۔
۱۵۔خود را فصیحت دگر را نصیحت۔	جو خود نہیں کر سکتے دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں
۱۶۔دروغ را فروغ نیست۔	جھوٹے کو ترقی نہیں ہوتی۔

١٧۔ دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ	دادودہش دشمن کی زبان کو بند کردیتی ہے۔
١٨۔ زادۂ ظالم ستمگرے می شود۔	ظالم کا لڑکا ظالم ہوتا ہے۔
١٩۔ زدریا می کشد صیاد دام آہستہ آہستہ۔	ہر کام میں صبر واستقلال چاہیے۔
٢٠۔ شب درپس صبح دارد۔	رنج کے بعد خوشی ہوتی ہے۔
٢١۔ شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام۔	نونقد نہ تیرہ ادھار۔
٢٢۔ فتنہ درخواب است بیدارش مکن	سوتے کتے کو مت جگاؤ۔
٢٣۔ قطرہ قطرہ دریا می شود۔	تھوڑا تھوڑا بہت ہوتا ہے۔
٢٤۔ کوتاہ دست بلند خیال۔	خیالی پلاؤ پکانا۔
٢٥۔ کوہ ہا فرہاد کند ولعل را پرویز یافت۔	تکلیف کوئی اٹھائے اور فائدہ دوسرا اٹھائے
٢٦۔ کاسہ از آتش گرم۔	مدعی سست گواہ چست۔
٢٧۔ گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔	اگر کہوں تو مشکل نہ کہوں تو مشکل۔
٢٨۔ مہمان عزیز است مگر تا سہ روز۔	مہمان تین روز عزیز رہتا ہے۔
٢٩۔ نمک خوردن ونمکدان شکستن۔	جس ہانڈی میں کھانا اسی ہانڈی میں چھید کرنا۔
٣٠۔ ہر کہ آمد عمارت نو ساخت۔	جو آیا اس نے اپنے موافق کام کیا۔
٣١۔ یک پوست صد بیمار۔	ایک چیز سیکڑوں خریدار۔
٣٢۔ رضائے مولیٰ از ہمہ اَولیٰ	خدا کی مرضی سب سے بہتر ہے۔
٣٣۔ بریں عقل ودانش بباید گریست۔	ایسی عقل اور سمجھ پر رونا چاہیے۔

ان محاورات کو زبانی یاد کرو

أرجو منكم الدعاء لي ولوالدي ولجميع المسلمين بتوفيق الخير وحسن الختام، وأن يرزقنا الله عزّ وجلّ في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة